Over 140K Followers

23 TO 29 JUNE, 2025 ☆☆☆ ۲۳ تا ۲۹ جون ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

امیر طبقہ 1233 ارب روپے کی ٹیکس چوری میں ملوث

پاکستان، امریکا اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنائیں گے، وفاقی وزیر خزانہ

گھریلو طور پر کاروبار کرنے والی خواتین رجسٹریشن سے مستثنیٰ

ناسا میں خدمات انجام دینے والا آئی بی اے کا سابق طالب علم

سندھ کے ساتھ وفاقی حکومت کا امتیازی سلوک

گوگل کی سرچ سروس میں ایک نیا اور دلچسپ فیچر متعارف

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) دنیا کے مقبول ترین سرچ انجن گوگل نے اپنی سرچ سروس میں ایک نیا اور دلچسپ فیچر متعارف کروایا ہے، جس کا نام ’آڈیو اوورویؤ‘ ہے، اس فیچر کے ذریعے صارفین کسی بھی سرچ کا خلاصہ سن بھی سکیں گے۔ ٹیکنالوجی ویب سائٹ کے مطابق گوگل کا نیا آڈیو فیچر صارفین کو کسی بھی تلاش کا مختصر اور آسان خلاصہ آواز کی صورت میں سننے کی سہولت فراہم کرتا ہے، یعنی اب صارفین کو لمبے لمبے آرٹیکلز پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، بلکہ گوگل ان کے سوال کا جواب اپنی آواز میں سُنا دے گا۔ اس فیچر کو استعمال کرنے کے لیے جب صارفین گوگل پر کوئی سوال لکھیں گے اور اگر اس تلاش پر یہ سہولت دستیاب ہوئی، تو ایک آڈیو پلیئر نظر آئے گا، صارف پلے کا بٹن دبائیں گے تو گوگل خودکار طور پر تیار کیا گیا خلاصہ سنا دے گا۔ یہ خلاصہ گوگل کے جدید ترین اے آئی ماڈل ’جیمینائی‘ کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے، جو مختلف ویب سائٹس اور معتبر ذرائع سے معلومات حاصل کر کے ایک جامع اور سادہ انداز میں خلاصہ پیش کرتا ہے۔ یہ فیچر خاص طور پر ان افراد کے لیے مفید ہے، جو زیادہ پڑھ نہیں سکتے یا پڑھنا مشکل محسوس کرتے ہیں، جو چلتے پھرتے، سفر میں یا مصروف وقت میں معلومات لینا چاہتے ہیں یا جو کسی بھی موضوع کو مختصر اور آسان زبان میں سمجھنا چاہتے ہیں۔ گوگل کا یہ فیچر فی الحال صرف اس کے تجرباتی ’سرچ لیبز‘ صارفین کے لیے دستیاب ہے، لیکن امید کی جا رہی ہے کہ جلد ہی یہ تمام صارفین کے لیے بھی مہیا کر دیا جائے گا۔

انٹرنیٹ ٹیکنالوجی کمپنی ’میٹا‘ نے نیا اے آئی ماڈل پیش کر دیا

لندن (کنزیومرواچ نیوز) انٹرنیٹ ٹیکنالوجی کمپنی ’میٹا‘ نے آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) ٹیکنالوجی میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے حیران کن صلاحیتوں کے حامل نئے اے آئی ماڈل کو پیش کر دیا جو کہ کشش ثقل کو بھی سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ میٹا کی جانب سے جاری بیان کے مطابق وی-جیپا 2 نامی اے آئی ماڈل کا مقصد روبوٹس اور خودکار گاڑیوں جیسی ٹیکنالوجی کو مزید اسمارٹ بنانا ہے تاکہ وہ انسانوں کی طرح خود بخود ماحول سے ہی سیکھ سکیں۔ میٹا کی جانب سے جاری کیا گیا جنریٹو آرٹیفیشل انٹیلیجنس ماڈل کمپیوٹرائزڈ مشینوں کو ایسی صلاحیت فراہم کرے گا کہ وہ خود بخود حقیقی دنیا کے مسائل اور چیلنجز کو سمجھ سکیں گی۔ میٹا کے مطابق، ویڈیو جوائنٹ ایمبیڈنگ پریڈکٹیو آرکیٹیکچر 2 (وے جیپا 2) نامی مذکورہ اوپن سورس ماڈل کو کشش ثقل (gravity) اور آبجیکٹ پرمیننس (کسی شے کے نظر سے اوجھل ہونے کے باوجود اس کے وجود کا تصور) جیسی چیزوں کو سمجھنے میں مدد دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ میٹا کا دعویٰ ہے کہ اس کا مذکورہ ماڈل یہ بھی بتانے اور سمجھانے کا صلاحیت رکھتا ہے کہ اگر کسی ٹیبل پر گیند کو پھینکا جائے تو ماڈل یہ بتائے گا کہ گیند کس سائیڈ سے گرے گا اور ایسا کیوں ہوگا؟ کمپنی کے مطابق مذکورہ اے آئی ماڈل چیزوں کی حرکت کو سمجھنے سمیت ان کی حرکتوں کی سائنسی دلیل بھی پیش کرے گا اور یہ ماڈل انسانی ذہانت کے قریب ترین ماڈل ہے۔ میٹا کا کہنا ہے کہ یہ ماڈل خودکار گاڑیوں اور روبوٹس جیسے آلات کے لیے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے انہیں ہر ممکنہ صورتحال کے لیے تربیت دینے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ مذکورہ اے آئی ماڈل عام انسانوں کے استعمال کے لیے نہیں ہے، اس ماڈل کے ذریعے کمپنیاں اور ادارے مشینیں، روبوٹس اور خودکار گاڑیوں میں بہتری لا سکتے ہیں۔

آئی ٹی کے منصوبوں کے لیے 227-16 ارب روپے کے فنڈز مختص

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) وفاقی حکومت نے مالی سال 2025-26 کے پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کے منصوبوں کے لیے 227-16 ارب روپے کے فنڈز مختص کر دیے جب کہ 10 کروڑ روپے کے فنڈز سے نیشنل آرٹیفیشل انٹیلی جنس ایڈوانسمنٹ انیشیٹیو پروگرام بھی شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ مذکورہ فنڈز ملک میں ڈیجیٹل معیشت کے فروغ، آئی ٹی ایکسپورٹس کے اضافے، آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی ترقی، اور جدید ٹیکنالوجی پر مبنی انفراسٹرکچر کے قیام کے لیے حکومتی عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق آئی ٹی کے لیے مختص کیے گئے فنڈز میں سے بہت بڑی رقم یعنی 15 ارب 70 کروڑ روپے تک کے فنڈز پہلے سے جاری منصوبوں پر خرچ کیے جائیں گے۔ مختص کیے گئے فنڈز میں سے کراچی میں آئی ٹی پارک کے قیام کے لیے 60 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے جب کہ اسلام آباد میں ٹیکنالوجی پارک ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے لیے تقریباً 5 ارب روپے خرچ کیے جائیں گے۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق ڈیجیٹل اکانومی پروجیکٹ سمیت آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں سیلولر سروسز کی توسیع کے لیے بھی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ حکومت نے آئندہ مالی سال میں آئی ٹی انڈسٹری کی بہتری و بحالی کے لیے بھی 50 کروڑ کی رقم رکھی ہے۔ آئی ٹی منصوبوں کے لیے مختص کیے گئے فنڈز میں سے کچھ رقم نئے منصوبوں پر بھی خرچ کی جائے گی، جس میں سے سرفہرست اے آئی ایڈوانسمنٹ منصوبہ ہے۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق نیشنل آرٹیفیشل انٹیلیجنس ایڈوانسمنٹ انیشی ایٹو منصوبے پر 10 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے جب کہ اسمارٹ اسلام آباد انیشی ایٹو پر بھی 25 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔

انسٹاگرام میں تصویر کو کاٹے بغیر شیئر کرنا ممکن ہوگیا

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) سوشل شیئرنگ ایپلی کیشن انسٹاگرام نے اب تصویر کو کاٹے یا ایڈٹ کیے بغیر اصل حالت میں اور سائز میں شیئر کرنا ممکن ہوگیا۔ عام طور پر انسٹاگرام پر سنگل تصویر کو شیئر کرتے ہوئے ایپ مخصوص سائز کے فارمیٹ میں تصویر شیئر کرنے کا آپشن فراہم کرتی ہے، جس وجہ سے صارفین تصویر کو کاٹتے یا ایڈٹ کرتے تھے۔ تاہم اب صارفین اس مشکل سے آزاد ہوگئے اور انسٹاگرام نے تقریباً تمام فونز کے کیمرا سے کھینچی گئی تصویر کو اس کے اصل سائز میں شیئر کرنے کی سہولت فراہم کر دی۔ اب صارف 4:3 تناسب (Aspect Ratio) والی تصاویر کو اصل حالت میں شیئر کر سکیں گے، مذکورہ سائز میں کوئی بھی اپلوڈ کی جانے والی تصویر اب اپنے اصل سائز میں نظر آئے گی۔ انسٹاگرام سربراہ کے مطابق تقریباً ہر اسمارٹ فون کیمرا اسی فارمیٹ یعنی (4:3) کو بطور ڈیفالٹ استعمال کرتا ہے لیکن پہلے انسٹاگرام مذکورہ سائز میں تصویر شیئر کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا، تاہم اب صارفین اسی سائز کی تصویر بھی شیئر کر سکیں گے۔ مذکورہ سائز کے علاوہ صارفین اب بھی اپنی مرضی کے مطابق 5:4 تناسب والی تصاویر اپلوڈ کر سکیں گے۔

انسٹنٹ میسیجنگ ایپلی کیشن واٹس ایپ کا ایک نیا فیچر متعارف

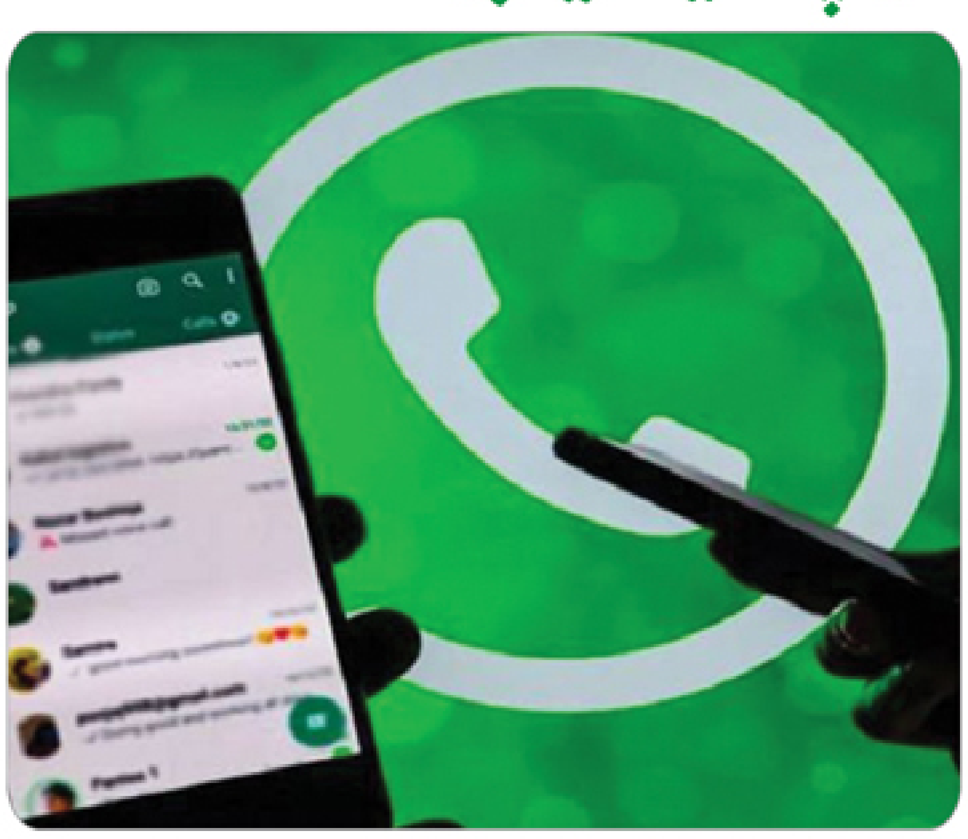

لندن (کنزیومرواچ نیوز) انسٹنٹ میسیجنگ ایپلی کیشن واٹس ایپ ایک نیا فیچر متعارف کروا رہی ہے، جس کے تحت صارفین اپنے نہ بھیجے گئے میسجز باآسانی شناخت اور تلاش کر سکیں گے۔ واٹس ایپ کی اپڈیٹس پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ کے مطابق اس فیچر کے بعد اگر کوئی صارف کسی چیٹ میں پیغام لکھ کر بھیجے بغیر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چیٹ خود بخود ’ڈرافٹس‘ فلٹر میں شامل ہو جائے گی، اس طرح صارف کو دوبارہ چیٹ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ واٹس ایپ کا یہ نیا فیچر صارفین کو صرف وہ چیٹس دکھائے گا، جن میں پیغامات ادھورے چھوڑے گئے ہوں۔ اس فیچر میں ہر ڈرافٹ چیٹ کو فہرست میں سبز رنگ کے ’ڈرافٹ‘ انڈیکیٹر سے نمایاں کیا جائے گا، جو وقت بچانے اور گفتگو کی روانی میں مددگار ثابت ہوگا۔ واٹس ایپ کی اس نئی اپڈیٹ کے بعد چیٹ لسٹ فلٹر بار میں تبدیلی ہو جائے گی، جس میں ’ان ریڈ‘ اور ’آل‘ کے ساتھ اب ’ڈرافٹ‘ کا آپشن بھی دستیاب ہوگا۔ تاہم، صارفین اس فیچر کو باآسانی فعال یا غیر فعال بھی کر سکیں گے۔ تکنیکی ماہرین کا کہنا ہے کہ واٹس ایپ کا یہ نیا فیچر ایک سادہ مگر مؤثر اضافہ ہے، جو روزمرہ کی چیٹ میں سہولت پیدا کرے گا۔ فی الحال یہ سہولت اس وقت واٹس ایپ کے اینڈرائیڈ بیٹا ورژن میں آزمائشی مراحل میں ہے لیکن جلد ہی یہ تمام صارفین کے لیے دستیاب ہو جائے گی۔

23 TO 29 JUNE, 2025 ☆☆☆ ۲۳ تا ۲۹ جون ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دلوائے تو تم بھی انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں

سورۃ التوبہ 09- آیت نمبر 52

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

مجھے ہے حکم اذاں.................!

ایک اہم خبر سامنے آئی ہے کہ وزیراعظم کے معاون خصوصی صنعت و پیداوار ہارون اختر نے قوم کو خوشخبری سنائی کہ حکومت نے نئی الیکٹرک وہیکل پالیسی تیار کرلی ہے اور جلد الیکٹرک گاڑیوں کے انجن پاکستان میں بننا شروع ہوں گے۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے ہارون اختر نے بتایا کہ نئی الیکٹرک وہیکل پالیسی 5 سال کے لیے ہوگی، جلد الیکٹرک گاڑیاں برآمد کریں گے جس سے پاکستان کی فضا اسموگ سے پاک ہوجائیگی۔ ہارون اختر کا کہنا تھا کہ الیکٹرک گاڑیوں سے درآمدی فیول میں کمی اور کاربن کے اخراج میں 4.5 ملین ٹن کمی ہوگی۔ الیکٹرک گاڑیاں آنے سے سالانہ 2 ارب 7 کروڑ لیٹر پیٹرول کی بچت ہوگی جب کہ سالانہ درآمدی بل میں 1 ارب ڈالر کی بچت ہوگی۔ ہارون اختر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پیٹرول ڈیزل کے انجن پر ٹیکس لگا کر ای وی کو سبسڈی دی جائیگی، 5 سال میں سبسڈی کا حجم 100 ارب روپے ہے، پہلے سال الیکٹرک وہیکل اور اس کے اسٹیشن پر 9 ارب روپے کی سبسڈی دیں گے، موٹروے پر ہر 100 کلومیٹر پر چارجنگ اسٹیشن لگے گا۔ انہوں نے الیکٹرک موٹر سائیکل اور رکشے کے لیے بھی سبسڈی دینے کا اعلان کیا اور کہا کہ پہلے سال میں 1 لاکھ 16 ہزار بائیکس کو سبسڈی ملے گی جس میں خواتین کا حصہ 25 فیصد ہوگا، 3 ہزار سے زائد رکشوں کو بھی سبسڈی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے الیکٹرک وہیکل کے لیے بجلی کا ریٹ 37.9 روپے فی یونٹ مقرر کیا گیا ہے دوسری طرف سینیٹ کی قائمہ کمیٹی خزانہ نے بجلی صارفین پر 10 فیصد ڈیٹ سروس چارج کی حد ختم کرنے کی تجویز مسترد کردی۔ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی خزانہ کا اجلاس چیئرمین سلیم مانڈوی والا کی زیر صدارت ہوا جس میں پاور ڈویژن حکام نے کمیٹی کو بریفنگ دی۔ پاور ڈویژن حکام نے بتایا کہ اس وقت بجلی بلوں پر 3 روپے 23 پیسے فی یونٹ ڈیٹ سروس چارج لگا ہوا ہے، آئی ایم ایف کی شرط ہے کہ اس حد کو ختم کیا جائے، اگر پاور سیکٹر کو مالی ضروریات ہوں تو اس سرچارج کو بڑھایا جاسکے۔ اس موقع پر سینیٹر سلیم مانڈوی والا نے کہا کہ حکومت صارفین پر بوجھ بڑھا رہی ہے، اس تجویز کی منظوری نہیں دے سکتے، ابھی بینکوں سے 1200 ارب روپے کا قرض لیا گیا، حکومت اس قرض کی فنانسنگ کہاں سے کر رہی ہے؟

سینیٹر فیصل واوڈا نے کہا کہ پاور حکام اس وقت صارفین سے 3 روپے 23 پیسے وصول ہو رہے ہیں لیکن سرچارج حد ختم ہونے کے بعد یہ دگنا ہوجائے گا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

ٹاپ اسٹوریز — Top Stories

امیر طبقہ 1233 ارب روپے کی ٹیکس چوری میں ملوث

PAGE 04

گھریلو طور پر کاروبار کرنے والی خواتین رجسٹریشن سے مستثنیٰ

PAGE 09

چین: ماضی کی جھلک اور مستقبل کی چمک

PAGE 06

ناسا میں خدمات انجام دینے والا آئی بی اے کا سابق طالب علم

PAGE 10

ایف بی آر کو گرفتاری کے مجوزہ اختیارات پر سینیٹ کمیٹی کے شدید تحفظات

PAGE 08

سندھ کے ساتھ وفاقی حکومت کا امتیازی سلوک

PAGE 11

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

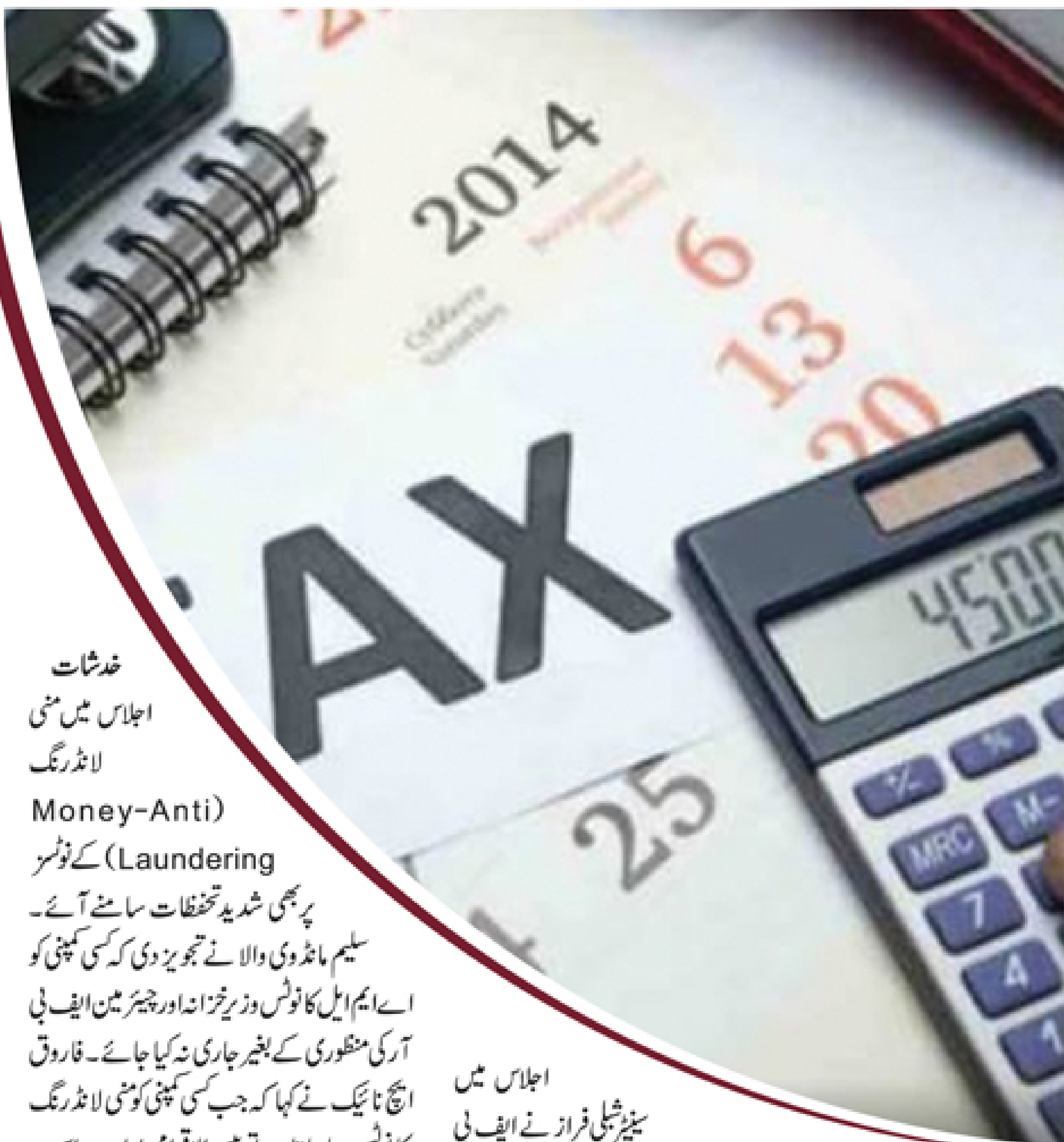

امیر طبقہ 1233 ارب روپے کی ٹیکس چوری میں ملوث

کنزیومرواچ رپورٹ

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کا اہم اجلاس چیئرمین سلیم مانڈوی والا کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے چیئرمین راشد لنگڑیال نے امیر طبقے کی جانب سے 1233 ارب روپے کی ٹیکس چوری کا سنسنی خیز انکشاف کیا۔ اس اجلاس میں پاکستان کے موجودہ ٹیکس نظام، معاشی ناہمواری، منی لانڈرنگ کے قوانین اور مزدوروں کی اجرت سمیت کئی اہم امور زیر بحث آئے۔

امیروں کی ٹیکس چوری: اصل مسئلہ کیا ہے؟

چیئرمین ایف بی آر راشد لنگڑیال نے کمیٹی کو بتایا کہ پاکستان میں صرف پانچ فیصد افراد کے پاس ملک کی دولت ہے۔ ان میں ٹاپ ایک فیصد گھرانوں کی سالانہ اوسط آمدنی ایک کروڑ روپے ہے۔ پاکستان میں ایسے امیر گھرانوں کی تعداد تقریباً 6 لاکھ 70 ہزار ہے۔ ان پانچ فیصد لوگوں کے ذمے 1700 ارب روپے کے ٹیکس واجبات ہیں، مگر یہ طبقہ صرف 499 ارب روپے ٹیکس دیتا ہے۔ اس طرح تقریباً 1233 ارب روپے کا ٹیکس ادا ہی نہیں کیا جا رہا، جو ریاست کے محصولات میں ایک بھاری خلا ہے۔

ٹیکس نیٹ میں توسیع یا بوجھ کا منصفانہ بٹوارہ؟

چیئرمین ایف بی آر کا کہنا تھا کہ ملک کی 95 فیصد آبادی اتنی کمزور ہے کہ وہ ٹیکس دینے کے قابل ہی نہیں۔ ان کے مطابق مسئلہ یہ نہیں کہ زیادہ لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے بلکہ اصل ضرورت یہ ہے کہ جو لوگ ٹیکس دینے کے قابل ہیں، ان سے صحیح اور مکمل ٹیکس لیا جائے۔ انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ دولت کی تقسیم پاکستان میں انتہائی غیر منصفانہ ہے، جس سے سماجی تفاوت اور عوامی بے چینی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

شبلی فراز کا تنقیدی مؤقف

اجلاس میں سینیٹر شبلی فراز نے ایف بی آر کی حالیہ پالیسیوں کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کمشنرز کو غیر معمولی اختیارات دے کر ملک کو "پولیس اسٹیٹ" بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس قسم کے جارحانہ اقدامات سے نہ صرف نئے ٹیکس دہندگان بھاگیں گے بلکہ موجودہ فائلرز بھی خوفزدہ ہو جائیں گے۔ ان کے مطابق، ایف بی آر کو پکڑ دھکڑ کی پالیسی سے باہر نکل کر اصلاحات کی طرف جانا ہوگا۔

خواتین، بزرگ اور لیبر فورس کا جائزہ

چیئرمین ایف بی آر نے وضاحت کی کہ پاکستان کی آبادی میں 18 سال سے کم عمر افراد، بزرگ شہری اور بے روزگار خواتین کی تعداد 13 کروڑ 20 لاکھ سے زائد ہے، جو لیبر فورس کا حصہ نہیں۔ مزید یہ کہ 95 فیصد آبادی کے پاس ایئرکنڈیشنڈ جیسی سہولت تک نہیں، جو معاشی تفاوت کی واضح مثال ہے۔ ان کے مطابق موجودہ فائلرز کی تعداد 60 لاکھ ہے، جو کہ آبادی کے لحاظ سے انتہائی کم ہے۔

منی لانڈرنگ کے نوٹس: سیاسی اور معاشی خدشات

اجلاس میں منی لانڈرنگ (Anti-Money Laundering) کے نوٹسز پر بھی شدید تحفظات سامنے آئے۔ سلیم مانڈوی والا نے تجویز دی کہ کسی کمپنی کو اے ایم ایل کا نوٹس وزیر خزانہ اور چیئرمین ایف بی آر کی منظوری کے بغیر جاری نہ کیا جائے۔ فاروق ایچ نائیک نے کہا کہ جب کسی کمپنی کو منی لانڈرنگ کا نوٹس دیا جاتا ہے تو بین الاقوامی ادارے اس پر تحقیقات شروع کر دیتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں کمپنی کے بینکنگ چینلز بند کر دیے جاتے ہیں، جو کاروبار کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

اسمگل شدہ گاڑیوں کے خلاف کریک ڈاؤن

ایف بی آر حکام نے آگاہ کیا کہ اگر کسی گاڑی کا چیسز نمبر ٹیمپرڈ ہو یا نئی مہر لگائی گئی ہو، تو اسے اسمگل شدہ تصور کیا جائے گا، اور اگر ایسی گاڑی کسی بھی رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس رجسٹرڈ ہو تو وہ غیر قانونی مانی جائے گی۔ ایسی گاڑی کو فوری طور پر ضبط کر کے 30 دن کے اندر تلف کر دیا جائے گا۔ اس اقدام کا مقصد گاڑیوں کی اسمگلنگ کے خلاف سخت کارروائی کرنا ہے۔

کم از کم اجرت میں اضافہ

قائمہ کمیٹی نے اجلاس کے اختتام پر سفارش کی کہ مزدور کی کم از کم ماہانہ اجرت 40 ہزار روپے مقرر کی جائے۔ یہ ایک خوش آئند پیشرفت ہے جس سے غریب طبقے کو کچھ ریلیف ملنے کی امید ہے، خاص طور پر مہنگائی کے موجودہ دور میں جہاں بنیادی ضروریات پوری کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

نتیجہ: معاشی اصلاحات کا وقت

سینیٹ کی اس قائمہ کمیٹی کا اجلاس پاکستانی معیشت کی گہرائیوں میں موجود کئی مسائل کو اجاگر کرتا ہے۔ امیروں کی ٹیکس چوری، ایف بی آر کی پالیسیاں، عوامی بے چینی، اور مزدوروں کی حالت جیسے موضوعات اب محض اعداد و شمار نہیں بلکہ قومی مستقبل کے بنیادی سوالات بن چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست ان چیلنجز کو سنجیدگی سے لے اور سیاسی اتفاق رائے سے ایسے معاشی فیصلے کرے جو حقیقی اصلاحات کی طرف لے جائیں۔

یہ وقت صرف قانون سازی کا نہیں، بلکہ عملدرآمد اور احتساب کا بھی ہے۔ اگر 1 2 3 3 ارب روپے کی چوری روکی جائے تو یہ رقم نہ صرف بجٹ خسارے کو کم کر سکتی ہے بلکہ تعلیم، صحت اور سوشل ویلفیئر کے شعبوں میں بھی انقلابی تبدیلی لا سکتی ہے۔

پاکستان، امریکا اقتصادی شراکت داری کومزید مضبوط بنائیں گے، وفاقی وزیر خزانہ

کنزیومر واچ رپورٹ

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ پاکستان، امریکا اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنائیں گے اور دونوں ممالک مشاورت کے ساتھ باہمی محصولات پر بات چیت کو آگے بڑھانے پر رضامند ہیں۔ ریڈیو پاکستان کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے محمد اورنگزیب نے کہا کہ اپریل 2025 میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے عائد کردہ عالمی ٹیرف کے بعد پاکستان کو دنیا کی سب سے بڑی معیشت (امریکا) کے ساتھ 3 ارب ڈالر کے تجارتی سرپلس کی وجہ سے اپنی برآمدات پر تقریباً 29 فیصد ٹیرف کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سیکریٹری تجارت ہاورڈ لٹنک کے ساتھ ان کی تعمیری اور مثبت بات چیت ہوئی، دونوں ممالک درست سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ وفاقی وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ دونوں فریقین نے اتفاق کیا کہ روڈ میپ پر اتفاق رائے کے بعد آنے والے دنوں میں تکنیکی سطح پر مزید بات چیت کی جائے گی جس کا مقصد تجارتی معاہدے کو جلد از جلد حتمی شکل دینا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ امریکی سیکریٹری تجارت کے ساتھ بات چیت میں تجارت، سرمایہ کاری اور باہمی اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ٹیکسیشن، توانائی اور دیگر شعبوں میں اصلاحات کا عمل جاری رکھے گی، ہم نے معیشت کی بہتری کے لیے ٹیکس اصلاحات کی ہیں۔ پنشن اصلاحات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے محمد اورنگزیب نے کہا کہ 'ڈیفائنڈ کنٹری بیوشن پنشن اسکیم' حکومت اور ملازمین دونوں کے لیے فائدے کا سودا ہے۔ گزشتہ برس جون میں کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) نے وفاقی حکومت کے پنشن سسٹم میں بڑی تبدیلیوں کی منظوری دی تھی۔ وزارت خزانہ نے کہا کہ وفاقی حکومت کے ملازمین اپنی بنیادی تنخواہوں کا 10 فیصد جبکہ حکومت اس میں 20 فیصد حصہ ڈالے گی۔ تقریب میں محمد اورنگزیب نے کہا کہ حکومت نے بڑھتی مہنگائی کے پیش نظر ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں 7 فیصد اضافہ کیا ہے، درمیانی آمدنی والے پنشنرز کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے ایک کروڑ روپے سے زائد کی پنشن پر 5 فیصد ٹیکس کی تجویز بھی دی ہے۔ سرکاری ذرائع نے ڈان کو بتایا تھا کہ نائب وزیراعظم محمد اسحٰق ڈار اور تجارتی وفد کے امریکا کے شیڈول 2 اہم دوروں کو موجودہ خطے کی صورتحال کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ حالیہ پاکستانی حکام کا تین روزہ دورہ واشنگٹن ایک ایسے وقت میں اعلیٰ سطح کی ملاقاتوں میں ایک نیا باب ہوگا جب اسرائیل-ایران جنگ جاری ہے اور گزشتہ ماہ ہی پاکستان اور بھارت کے درمیان شدید تناؤ کی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔

39 محکموں نے رواں مالی سال میں مختص بجٹ سے زائد اخراجات کیے

کنزیومر واچ رپورٹ

وفاقی حکومت کے 39 محکموں نے رواں مالی سال میں اپنے مختص بجٹ سے زائد اخراجات کیے جن میں توانائی اور دفاع کے شعبے نمایاں رہے، جب کہ درجنوں محکمے اپنے فنڈز مکمل طور پر استعمال کرنے میں ناکام رہے۔ رپورٹ کے مطابق کم از کم 39 سرکاری محکموں خاص طور پر توانائی اور دفاع کے شعبوں نے رواں مالی سال کے دوران اپنی مختص کردہ رقم سے زیادہ اخراجات کیے، جب کہ تقریباً تین درجن محکمے مختلف وجوہات کے باعث اپنے فنڈز مکمل طور پر استعمال نہ کرسکے۔ گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی توانائی اور دفاع کے شعبے سب سے زیادہ خرچ کرنے والے شعبوں میں شامل رہے، جہاں توانائی کے شعبے نے اپنی مختص رقم سے 129 ارب 50 کروڑ روپے اور دفاع کے شعبے نے 61 ارب روپے سے زائد اخراجات کیے۔ وزارت دفاع کے دفاعی سروسز شعبے نے تقریباً 59 ارب 50 کروڑ روپے زائد خرچ کیے، جب کہ دفاعی ڈویژن نے اپنے مختص بجٹ سے ایک ارب 80 کروڑ روپے زیادہ استعمال کیے۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق، رواں مالی سال کے دوران جاری اخراجات سے متعلق 'ڈیٹیلز آف ڈیمانڈز فار گرانٹس اینڈ اپروپری ایشنز' میں بتایا گیا ہے کہ دفاعی شعبے نے آپریٹنگ اخراجات اور فزیکل اثاثے کی مد میں اپنی مختص رقم سے زائد اخراجات کیے، جن میں فزیکل اثاثوں کی نظرثانی شدہ تخمینہ رقم 73 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2 ارب 50 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ توانائی کے شعبے نے سرمایہ کاری کے تحت 159 ارب روپے خرچ کیے، حالانکہ اس مد میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی، جب کہ آپریشنل اخراجات بھی 21 کروڑ 50 لاکھ روپے سے بڑھ کر 46 کروڑ 60 لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ اسی طرح نیشنل ہیلتھ سروسز شعبے (یعنی وفاقی وزارت صحت کا سیکریٹریٹ) نے رواں مالی سال میں منظور شدہ 27 ارب 80 کروڑ روپے کے مقابلے میں 51 ارب 90 کروڑ روپے خرچ کیے، یعنی 24 ارب روپے سے زائد اضافی خرچ کیے۔ اس اضافے کی بڑی وجہ آپریٹنگ اخراجات تھے جو 13 ارب 30 کروڑ روپے سے بڑھ کر 35 ارب 80 کروڑ روپے ہوگئے۔

اگرچہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) اپنے محصولات کا ہدف حاصل نہیں کرسکا، تاہم اس نے 6 ارب 57 کروڑ روپے اضافی خرچ کیے، جب کہ پاکستان پوسٹ نے بھی 6 ارب روپے زیادہ استعمال کیے۔

قرضوں کی ادائیگی

اگرچہ حکومت نے غیرملکی قرضوں کی ادائیگی میں ایک کھرب 77 ارب روپے کی بچت کی، تاہم ملکی قرضوں کی ادائیگی میں اخراجات 2 کھرب 60 ارب روپے بڑھ گئے، گھریلو قرضوں پر سود کی ادائیگی میں بھی 829 ارب روپے کی بچت ہوئی۔ مجموعی طور پر حکومت نے غیرملکی وملکی قرضوں اوران پر سود کی ادائیگی کے لیے 33 کھرب 85 ارب روپے خرچ کیے، جب کہ اس مقصد کے لیے 33 کھرب 84 ارب روپے مختص کیے گئے تھے، یعنی 4 ارب روپے سے کچھ زیادہ کا اضافہ ہوا۔ حکومت نے غیرملکی قرضوں کے لیے 4 کھرب 98 ارب روپے مختص کیے تھے، لیکن صرف 3 کھرب 20 ارب روپے خرچ کیے، جس سے ایک کھرب 70 ارب روپے کی بچت ہوئی، غیرملکی قرضوں کے سود کی مد میں ایک کھرب روپے خرچ کیے گئے۔ اسی طرح، مختصر مدتی غیرملکی قرضوں کی ادائیگی کے لیے 29 ارب 50 کروڑ روپے خرچ کیے گئے، جب کہ مقامی قرضوں کی مد میں حکومت نے 19 کھرب روپے کے مقابلے میں 2 کھرب 60 ارب روپے زائد ادا کیے، تاہم 829 ارب روپے کی بچت سود کی مد میں ممکنہ طور پر پالیسی ریٹ میں کمی کی وجہ سے ہوئی۔

فنڈز کا غیر استعمال

غیرملکی قرضوں کی مد میں ہونے والی بچت کے علاوہ فنانس کے شعبے نے گرانٹس، سبسڈیز اور متفرق کیٹیگری میں 216 ارب روپے بچائے، جب کہ وزارت اقتصادی امور نے متفرق مد میں مختص 7 ارب 70 کروڑ روپے استعمال نہیں کیے۔ فنڈز کے عدم استعمال نے فلاحی اقدامات کو بھی متاثر کیا، جیسے غربت میں کمی اور ہاؤسنگ سیکٹر، غربت کے خاتمے اور سماجی تحفظ کے شعبے نے اپنی مختص رقم میں سے ایک ارب 64 کروڑ روپے خرچ نہیں کیے۔ ہاؤسنگ سیکٹر کی کارکردگی بھی مایوس کن رہی، نیا پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی نے ایک ارب 10 کروڑ روپے خرچ نہیں کیے، جب کہ ہاؤسنگ اینڈ ورکس کا شعبہ بھی ایک ارب روپے استعمال کرنے میں ناکام رہا، حالانکہ وفاقی دارالحکومت میں شدید رہائشی بحران موجود ہے۔ مجموعی طور پر حکومت نے تقریباً 2 کھرب روپے کی بچت کی، جن میں غیرملکی قرضوں کی مد میں کی گئی بچت بھی شامل ہے، جب کہ جن محکموں نے مختص بجٹ سے زائد رقم خرچ کی، ان کا مجموعی اضافہ تقریباً 2 کھرب 85 ارب روپے رہا۔

چین: ماضی کی جھلک اور مستقبل کی چمک

نئے جہاں کی تلاش

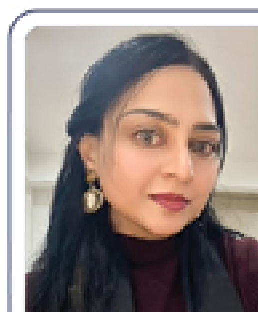

ارم زہرا (وینزو، چین)

میں نے بیجنگ کے تیز رفتار سب وے سے قدم باہر رکھا تو یوں لگا جیسے تاریخ اور مستقبل نے یک جان ہو کر میری انگلی پکڑ لی ہو۔ صبح کی کرنوں میں ممنوعہ شہر کی سرخ دیواریں انگڑائیاں لے رہی تھیں اور انہی دیواروں کے سائے میں لگے خودکار اسکینرز میرے چہرے کے زاویے نوچ نوچ کر اپنی یادداشت میں محفوظ کر رہے تھے۔ میں نے ہر سو اٹھتی ہوئی اس آہٹ کو سنا صدیوں پرانی اینٹوں کی خاموش سرگوشی اور مصنوعی ذہانت کے برقی زمزمے کی ملی جلی آواز، یہی تو بیجنگ ہے" ایک فقیر کے ہاتھ میں ٹین کا کٹورا اور برابر میں کسی انجینئر کی ہتھیلی پر چمکتا ہوا کیو آر کوڈ۔

مجھے یاد ہے بچپن میں جب میں سفرنامے پڑھتی تھی، تب سوچتی تھی، کیا واقعی راستے ہم سے مکالمہ کرتے ہیں؟ آج، میں انہی سطروں کے سنگ کسی بے نام کبوتر کی طرح قدیم سنگِ مرمر پر پھسلتی جا رہی تھی۔ محلِ معبودات کے بلند دروازے کے سامنے ٹھہر کر میں نے دور سے آتی اُس دوپہر کو دیکھا جو صدیوں پہلے کسی شہنشاہ کے تاج میں مقید تھی۔ ہوا میں لوبان کی مدھم خوشبو تھی، مگر اسی لمحے میری جیب میں رکھا موبائل تڑپ اٹھا Alipay کی ایک نئی ٹون نے اعلان کیا کہ میری بس کا بل خود بخود ادا ہو چکا تھا۔

یہ تضادات شاید بیجنگ کی سب سے بڑی تہذیبی معرکہ آرائی ہیں۔ لکڑی کے جھروکوں سے جھانکتا کونفوشس اور بغل میں سلور ڈرون، جو سیلفی اسٹک کی جگہ لینے کو مچل رہا ہے۔ ایک جھٹکے میں خیال آیا کہ میں یہاں تماشائی نہیں، خود داستان کی راوی ہوں۔" محل کی سلوں پر وقت چٹان کی طرح جما ہوا ہے، مگر میری انگلی کی پور میں بہتا ڈیجیٹل نبض کا قاصد مجھے بتاتا ہے کہ اب لمحہ صدیاں بن کر گردش نہیں کرتا، بلکہ کلاؤڈ سرور پر اَپ لوڈ ہو جاتا ہے۔"

دوپہر ڈھل رہی تھی۔ میں ہوٹونگ کی تنگ گلیوں میں سے گزری۔ چھوٹی سی چائے کی دکان کے باہر بیٹھے نانا جیسی داڑھی والے بزرگ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ اُن کی میز پر پرانی چائے دانی کے ساتھ ایک چھوٹا سا روبوٹ رکابیوں کا حساب لگا رہا تھا۔ بزرگ نے میری حیرت بھانپ لی، کہنے لگے "ہماری ثقافت کو کوئی بدل نہیں سکتا، بٹی۔ صرف اس کے ملبوس بدل جاتے ہیں۔" میں نے یہ سنا تو مجھے اپنے اندر ٹھنڈک اتری ہوئی محسوس ہوئی، جیسے کسی روحانی فقیر نے شہرِ شور میں امید کا دیپ جلا دیا ہو۔

شام کے نیلے سائے دھند کی چادر کی طرح پھیلنے لگے۔ ممنوعہ شہر کی دیواریں نت نئے رنگ اوڑھ کر ایک خوابیدہ دیو کا روپ دھار رہی تھیں۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا اوپر ہولوگرام لائٹس نے آسمان پر سرخ ڈریگن بنا تھا نیچے سنگِ سجدہ پر تاریخ اب بھی اپنی لمبی قمیص سنبھالے ہوئے تھی۔

"بیجنگ وہ آئینہ ہے جس میں ماضی اور مستقبل ساتھ جھانکتے ہیں۔ اگر تم دل کی آنکھ سے دیکھو تو اُن دونوں کی تصویر تمہارے اندر کی دیوار پر نقش ہو جاتی ہے۔"

میں نے ڈائری بند کی۔ یہ تو ابھی شروعات ہے آگے نجانے کتنے در کھلنے والے ہیں۔ میں ایک خواب میں داخل ہو چکی ہوں، مگر جاگنے کی کوئی جلدی نہیں..."

اگلی صبح سورج چائے کی پیالی جیسا سنہرا تھی، جس میں آسمان کی نیلاہٹ گھلی ہوئی تھی۔ میں "تین آنکھوں والے" اسمارٹ ہوٹل کے کمرے سے نیچے اتری، جہاں نہ دربان تھا، نہ استقبالیہ۔ ایک چھوٹا سا روبوٹ میرے استقبال کو بڑھا، اور اُس نے مسکرا کر کہا "صبح بخیر، محترمہ لی! آپ کی کافی تیار ہے۔"

میں چونکی۔ "لی؟"

پھر یاد آیا، یہاں غیر ملکیوں کے نام بھی مشینیں آسانی سے بدل دیتی ہیں۔ میرا نام، میری شناخت ... سب ڈیجیٹل ترجمے میں تحلیل ہو چکے تھے۔

ہوٹل کے باہر بیجنگ کی سڑکیں ایک نظم کی مانند کھنک رہی تھیں۔ سست رفتاری سے چلنے والی سائیکلوں کی جگہ اب بجلی سے دوڑتے ہوئے اسمارٹ بائیکس نے لے لی تھی۔ لیکن ان میں سے کچھ کے پیچھے اب بھی سرخ کپڑے میں لپٹی ٹفن کی چھوٹی سی گٹھریاں لگی ہوئی تھیں وہی ماں کے ہاتھ کی روٹی، بس اب ہوم ڈیلیوری سروس کی 'ایپ' میں چھپی ہوئی۔

میرا رخ "798 آرٹ زون" کی جانب تھا۔ یہ پرانی فیکٹریوں کی بستی ہے، جہاں لوہے کی بھٹیوں میں اب خواب تپائے جاتے ہیں۔ دیواروں پر لگے گرافٹی کسی صوفی کا کلام لگتے تھے "مشینوں میں سانسیں ڈالنا، یہی نئی شاعری ہے۔"

ایک نوجوان چینی مصور سے ملاقات ہوئی، جس کے برش نے کسی زمانے کے سرخ انقلاب کو نیون روشنیوں میں لپیٹ کر دوبارہ جنم دیا تھا۔ اس نے کہا "ہمیں ماضی سے محبت ہے، مگر ہم اُسے جیب میں رکھ کر چلتے ہیں، بوجھ بنا کر نہیں۔"

شام کی طرف پلٹتے ہوئے میں "تھیان آن مِن اسکوائر" کے قریب رک گئی۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں تاریخ کے پاؤں میں زنجیر بھی پڑی، اور پر بھی لگے۔

میرے آس پاس ہر شخص مصروف تھا۔ موبائل پر وی چیٹ، چہرے پر سکون، اور قدموں میں رفتار۔ میں نے محسوس کیا، یہاں کے لوگوں کو اپنے ماضی پر فخر ہے، مگر وہ اُسے کسی عجائب گھر کی طرح نہیں رکھتے، بلکہ روز جیتے ہیں، روز برتتے ہیں۔

تبھی ایک بچی دوڑتی ہوئی میرے قریب آئی۔ اُس کے ہاتھ میں ہولوگرام پتنگ تھی، جو ہوا میں چمکتے ستارے بکھیر رہی تھی۔ اُس نے مجھ سے کہا، "یہ پتنگ بھی اب نیٹ سے کنٹرول ہوتی ہے!"

میں مسکرا دی۔ "اور تم؟ تمہیں کون کنٹرول کرتا ہے؟"

وہ ہنسی، اور بھاگ گئی۔

شاید یہی بیجنگ کا حسن ہے یہ سوالوں کا شہر ہے، جوابوں کا نہیں۔

رات کو واپس ہوٹل آ کر میں نے دوبارہ اپنی ڈائری کھولی اور لکھا

"بیجنگ وہ خواب ہے، جو مصنوعی ذہانت سے بُنا گیا ہو، اور دادی اماں کی گود میں جا کر تعبیر پاتا ہو۔ یہاں دیواریں سنتی ہیں، مشینیں بولتی ہیں، اور انسان... ؟ وہ اب بھی صرف محسوس کرتا ہے۔"

میں نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ شہر کے آسمان پر نیون روشنیوں نے پھر سے ایک اژدہے کی صورت اختیار کر لی تھی۔ شاید

تہذیب کی نئی صورت... شاید بیجنگ کا اصل چہرہ۔ اور میں؟

میں تو ابھی آئینے میں جھانک رہی تھی۔ یہاں رہتے ہوئے ایک بات جو ہمیشہ دل کو چھو جاتی ہے کہ" یہاں ترقی نے فطرت کا دامن نہیں چھوڑا بلکہ اسے ساتھ لے کر چلی ہے...

دن چڑھتے ہی میں نے محسوس کیا کہ بیجنگ اب صرف تاریخ یا ٹیکنالوجی کا شہر نہیں رہا۔ یہ فطرت کا ہمراز بھی ہے۔ کھڑکی سے جھانکا تو سورج کی کرنیں کسی خاموش عبادت کی طرح سولر پینلز پر اتر رہی تھیں۔ ہوٹل کی چھت پر لگے سیاہ چمکتے پینل گویا آسمان سے دعا وصول کر رہے تھے، اور زمین کی گود میں روشنی کا صدقہ اتار رہے تھے۔

میری اگلی منزل "یانگ زہو سولر سٹی" کے ایک ماڈل ٹاؤن کی سیر تھی، جو بیجنگ سے باہر چند گھنٹوں کی مسافت پر تھا۔ ایک خودکار الیکٹرک بس نے مجھے اپنی آغوش میں لیا۔ کوئی شور نہیں، کوئی دھواں نہیں۔ جیسے ہوا کے بازو پر سفر ہو رہا ہو۔ راستے میں سبز پہاڑ، بامبو کے جھنڈ، اور ان کے بیچ چھپی ہوئی سولر پلیٹیں، جن کی سطح پر سورج خود کو تکتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

میں نے نوٹ کیا کہ سڑک کنارے لگے درختوں کے نیچے چھوٹے چھوٹے روبوٹ صفائی کرتے پھرتے تھے۔ ایک راہگیر نے مجھے بتایا

"یہ صرف صفائی نہیں کرتے، ان میں فضائی آلودگی کو جذب کرنے والے مائیکرو فلٹر بھی لگے ہیں۔" میں حیرت سے سن رہی تھی، جیسے کوئی قدرت اور ٹیکنالوجی کی محبت کی کہانی سنا رہا ہو۔

سولر سٹی میں پہنچ کر مجھے لگا جیسے کسی سائنسی خواب کا منظر ہوں۔ ہر گھر کی چھت پر سورج کی گود سے آئی روشنی کے خزانے سجے تھے۔ بچوں کا اسکول بھی ایک سبز عمارت تھی، جو دن کی روشنی سے اپنی بجلی خود پیدا کرتا، اور بارش کے پانی کو جمع کر کے پودوں کو سیراب کرتا تھا۔

ایک بزرگ خاتون سے ملاقات ہوئی۔ چہرے پر جھریاں اور ہونٹوں پر تبسم۔ وہ ایک چھوٹے باغ میں کام کر رہی تھیں، جہاں روبوٹک آبیاری نظام لگا تھا۔ میں نے پوچھا،

"آپ جیسے سادہ سے دیہی لوگ اس سب میں گھبرا تو نہیں جاتے؟"

وہ بولیں،

"ہم نے تو صدیوں تک آسمان دیکھا ہے بیٹی، اب اگر آسمان ہم پر مہربان ہو گیا ہے، تو اس سے ڈرنے کا کیا فائدہ؟"

میں نے سوچا "یہاں سورج صرف روشنی نہیں دیتا، یہ شناخت بن چکا ہے۔ ہر چھت پر اس کا ایک عکس، ہر دیوار پر اس کا نشان... گویا سورج نے شہر کے باسیوں سے وعدہ کیا ہو کہ میں تمہیں جلاتا نہیں، سنوارتا ہوں۔"

واپسی پر بس میں بیٹھے بیٹھے میں نے ایک چھوٹے بچے کو دیکھا اس کے اسکول بیگ پر لکھا تھا:

"Green is not a colour, it's our future."

میں مسکرا دی۔ بیجنگ اب صرف ماضی کا فخر یا مستقبل کی دوڑ نہیں، بلکہ حال میں سانس لیتا ہوا ایک شعور ہے ایسا شعور جو یہ جان چکا ہے کہ اگر ترقی کرنی ہے، تو درختوں کا ہاتھ تھام کر، اور ہوا سے دوستی کر کے۔ یہ خیال ابھی دل کی زمین پر شبنمی حروف کی طرح چمک ہی رہا تھا کہ اسٹیشن کے لاؤڈ اسپیکر نے آگے بڑھنے کا اشارہ دے دیا۔

میں نے ڈائری بند کی، سانس میں درختوں کی مہک سمیٹی، اور مستقبل کی پٹری پر قدم رکھا وہاں جہاں ہوا اور الگورتھم بغل گیر ہوتے ہیں۔

میری اگلی منزل ہانگژو تھی۔ بلٹ ٹرین کے شیشوں سے باہر دوڑتے مناظر یوں بدلتے رہے جیسے کسی جادوئی ورق گر کتاب کے صفحے پلٹ رہے ہوں۔ چند ہی گھنٹوں میں میں نے خود کو ہانگژو کے جدید اسٹیشن پر پایا، جہاں پلیٹ فارم پر اترتے ہی ایک نامعلوم سی روشنی نے میرا استقبال کیا۔ کوئی سوئچ تلاشنے کی ضرورت نہ پڑی۔ سینسر نے میری آہٹ محسوس کی اور دھیمی نارنجی لائٹ نے میرے تھکے قدموں کو آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا راستہ دکھایا۔ یہ شہر تھا مگر خواب کی سطح پر تیرتا ہوا۔ ایسا خواب جس میں جاگنے کا اختیار بھی کسی خفیہ الگورتھم کے پاس تھا۔

ہانگژو کے "سٹی برین" کنٹرول روم تک پہنچنے کے لیے میں نے محض ایک کیو آر کوڈ اسکین کیا۔ بس کے

دروازے نے پاس آ کر خود کو میرے قد کی مناسبت سے جھکا لیا، جیسے کوئی پرانا نوکر شرفاء کی تعظیم میں سر جھکاتا ہے۔ کھڑکی سے باہر دیکھتی تو محسوس ہوتا تھا کہ سڑکیں سانس لیتی ہیں۔ ٹریفک لائٹس اپنے رنگ مسافروں کے ہجوم اور رفتار کو پڑھ کر بدلتی تھیں۔ ایک لمحے کو میری نظر سامنے اشارے پر رکی سرخ سے ہرا ہونے میں صرف اتنا وقفہ لگا جتنا میں نے اپنی پلک جھپکی۔ میں نے دل ہی دل میں کہا "یہاں وقت بھی شاید کسی سرور پر اپ لوڈ ہے، جہاں لیٹ ہونے کا کوئی بہانہ باقی نہیں رہتا۔"

سٹی برین کے وسیع ہال میں داخل ہوتے ہی دیوار پر لگی دیوہیکل اسکرین گویا شہر کی دھڑکن کا گراف بن گئی۔ کہیں ٹریفک کے بہاؤ کے نیلے دھبے، کہیں شہری حدِ رفتار کے سرخ نقطے، کہیں بارش کی آمد کے سنہری پھوار کی پیش گوئیاں۔ ایک انجینئر نے مسکرا کر بتایا "ہم نے شہر کو پڑھنا سیکھ لیا ہے اب یہ خود ہمیں پڑھاتا ہے۔" یہ سن کر میں نے سوچا، شاید یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کی عقل اور شہر کی عقل ایک دوسرے کو آئینہ دکھاتی ہیں۔

شام ڈھلے میں "قیان جیان نیو ٹاؤن" کی جانب نکل پڑی۔ یہاں ہر سڑک کے کنارے ننھے روبوٹ کوڑے دان سے کچرا چن رہے تھے۔ کوئی چیخا نہیں، کوئی ٹرک کا شور نہیں۔ بس پہیوں کے نرم سرسرانے کی آواز، اور کبھی کبھار کسی روبوٹ کی خفیف سی ونڈ چائلڈ نوٹیفکیشن۔ ایک بوڑھی خاتون راستہ پار کرتی دکھائی دیں۔ اسمارٹ زیبرا کراسنگ نے ان کے چلنے کی رفتار کو پہچانا اور پورا

ٹریفک روکے رکھا، یہاں تک کہ وہ مسکراتی ہوئی دوسری طرف پہنچ گئیں۔ میرے لیے یہ منظر اور بوڑھی خاتون کا احترام محبت اور اپنائیت کا خوبصورت لمحہ تھا شاید یہاں رُک جانا بھی رفتار کا حصہ ہے اور مہلت بھی ٹیکنالوجی کی مہربانی ہے۔

رات کو ویسٹ لیک کے کنارے کھڑی ہوئی تو پانی پر چاندنی کی پرچھائیں کے ساتھ رنگ بدلتی ایل ای ڈی فوارے جھلملا رہے تھے مگر فطرت خفا نہ تھی۔ ہر رنگ وسطِ جھیل میں عین اتنا چمکتا جتنا اردگرد بانس کے جھنڈ برداشت کر سکتے تھے۔ میں نے ہوا میں نمی اور الگورتھم کی ملی جلی خوشبو محسوس کی جیسے چائے کی پیالی میں کسی نے ڈیٹا کی چٹکی شامل کر دی ہو۔

واپسی کے وقت موبائل ایپ نے میری رائیڈ خود منتخب کی اور بل کی ادائیگی بھی۔ میں نے غیر ارادی طور پر پرس کھولنا چاہا، پھر ہنس دی یہ عمل اب کتابوں میں رہ گیا تھا۔ ہوٹل کی لابی میں داخل ہوئی تو بتیاں یکایک روشن ہو گئیں۔ لگتا تھا روشنی نے میرے اندر کے اندھیرے کو بھی پڑھ لیا ہو۔" ہانگژو عالمِ خواب کی وہ گلی ہے، جہاں بٹن نہیں دبائے جاتے، ارادے پڑھ لیے جاتے ہیں اور شہر، جسے کبھی چین کے باسیوں نے بسایا تھا، اب خود بستیاں بساتا پھرتا ہے۔"

ہانگژو سے بیجنگ کی جانب سفر کرتے ہوئے میں نے اپنے سفریہ لمحوں کے ورق تہہ کرتے ہوئے محسوس کیا کہ ہر شہر نے میرے ہاتھ پر الگ الگ خطوط کھینچے، مگر جب انہیں جوڑا تو ایک ہی نقشہ بنا۔ وہ نقشہ جس میں ماضی، حال اور مستقبل ایک دوسرے کے بازو تھامے کسی طویل قوس کی صورت کفِ دست پر جھولتے ہیں۔ ممنوعہ شہر کے سرخ دروازوں سے لے کر ہانگژو کے شفاف سینسر تک، میں نے دیکھا کہ تاریخ کبھی مرتی نہیں ہوتی؛ وہ بس اپنا لبادہ بدلتی ہے اور اگلے پڑاؤ کے راستے پر کھڑی ہو کر ہمیں پکارتی رہتی ہے۔

بیجنگ نے مجھے سکھایا کہ اینٹ اور الگورتھم میں دشمنی نہیں؛ وہاں شہنشاہ کے خاموش ستونوں کے پیچھے چہرہ شناس مشینیں دھڑکتے دل کی رفتار سے مسافروں کو سلام کرتی ہیں۔ پھر سولر سٹی کے سنہری پینل آئے، جہاں سورج نے ثابت کیا کہ وہ محض جلانے والا ستارہ نہیں، بلکہ زمین کے زخموں پر پھاہا بھی رکھ سکتا ہے۔ اور آخر میں ہانگژو وہ خوابوں کا سمارٹ شہر جہاں لائٹس خود بیدار ہوتی ہیں، کچرا خود غائب ہو جاتا ہے، اور سڑکیں سانس لیتی ہیں؛ وہاں انسان کے ہاتھ میں صرف ایک ایپ رہ جاتی ہے، مگر دل کی جیب میں پورا جہاں۔

ان سب مناظر کے بیچ میں نے محبت کو دیکھا وہ محبت جو دیوارِ چین کی صدیوں پرانی اینٹوں میں بھی چھپی تھی، اور سٹی برین کے شیشے جیسے نیورونز میں بھی۔ ایک بوڑھی دیہاتی عورت کے ہاتھوں میں بیجوں کی تھیلی اور سٹی برین کے انجینئر کے ہاتھوں میں ڈیٹا کی پوٹلی دونوں ایک ہی دعا مانگتے تھے: "زمین بے خوف سانس لے، اور انسان بے وجہ بھاگے نہیں۔"

یقیناً اگر ٹیکنالوجی کو فطرت کا دل مل جائے اور فطرت کو ٹیکنالوجی کی عقل، تو شہر صرف شہر نہیں رہتے وہ آغوش بن جاتے ہیں۔

مجھے لگتا ہے بیجنگ، ہانگژو، شینزین یہ سب آغوشیں ہیں، جہاں بچے روبوٹ کے ساتھ کھیلتے ہیں اور درخت الگورتھم کی لوری پر جھومتے ہیں۔ یہاں ترقی نے کبھی فطرت کا دامن نہیں چھوڑا، بلکہ اس کے بدن پر سبز دوپٹا ڈال کر ساتھ چل پڑی ہے۔ میں نے وہ دوپٹا ہوا میں لہراتے دیکھا اور جان لیا کہ شاید یہی نئے زمانے کا جمال ہے جہاں سکرین کی نیلی روشنی اور پتے کی سبزمی ایک دوسرے کو بوسہ دے سکتی ہے۔

اب میں رختِ سفر لپیٹتی ہوں۔ بلٹ ٹرین کی روانگی کا اعلان ہوا چاہتا ہے، مگر دل کے پلیٹ فارم پر کوئی جلدی نہیں۔ میں جانتی ہوں آنے والے دنوں میں جب کبھی میری آنکھیں دھندلا جائیں گی، تو یہ شہر اپنے سولر چراغ جلا کر میرے اندر کا اندھیرا دور کر دیں گے۔ اور تب میں ہنس کر کہوں گی "میں نے دیواروں کو بولتے، سڑکوں کو چلتے اور سورج کو محبت کرتے دیکھا ہے اب مجھے تنہا ہونے کا خوف نہیں۔

یہ سفر ختم ہوا، پر کہانی باقی ہے۔ جو بھی مسافر دل میں سوال لے کر بیجنگ کے آئینے میں جھانک کر دیکھے: وہاں اسے اپنا چہرہ نہیں، انسانیت کا مشترکہ پرتو ملے گا ایک ایسا پرتو جو کہتا ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کے ہاتھ کی لکیر میں لکھے ہوئے شہر ہیں اگر ہاتھ تھام لیں تو راستے خود روشن ہو جاتے ہیں۔

ایف بی آر کو گرفتاری کے مجوزہ اختیارات پر سینیٹ کمیٹی کے شدید تحفظات

کنزیومر واچ نیوز

فنانس بل 2025 میں ایف بی آر کو گرفتاری اور منی لانڈرنگ کے نوٹس جاری کرنے کے مجوزہ اختیارات پر سینیٹ کمیٹی نے شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے، اراکین نے خبردار کیا کہ ان اختیارات کا غلط استعمال کاروباری ماحول کو متاثر کرے گا اور ملک کو 'پولیس اسٹیٹ' میں تبدیل کرنے کا تاثر دے گا۔ پارلیمانی کمیٹی نے سینئر ٹیکس حکام پر زور دیا ہے کہ وہ فنانس بل 2025 میں شامل ان مجوزہ شقوں کو واپس لیں جن کے تحت ٹیکس کمشنرز کو گرفتاری اور منی لانڈرنگ کے نوٹس جاری کرنے کے اختیارات دیے جا رہے ہیں، کمیٹی نے خبردار کیا کہ اس اقدام سے کاروباری سرگرمیوں میں غیر ضروری رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ و محصولات، جس کی صدارت سینیٹر سلیم مانڈوی والا کر رہے تھے، انہوں نے مسلسل دوسرے روز فنانس بل 2025 کا جائزہ لیا۔ قانون سازوں نے ایف بی آر کو دیے جانے والے اضافی اختیارات اور جعلی دستاویزات پر چلنے والی گاڑیوں کی روک تھام سے متعلق اقدامات پر بھی بحث کی۔ سینیٹر مانڈوی والا نے خبردار کیا کہ گرفتاری یا نوٹس جاری کرنے کے اختیارات کے غلط استعمال کا شدید خطرہ ہے، اگر ایف بی آر کا کوئی جونیئر افسر بھی نوٹس بھیج دے تو افراتفری پیدا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ منی لانڈرنگ کا نوٹس ملنا اکثر کاروباری بندش کا باعث بنتا ہے، لہٰذا ایسے نوٹس صرف ایف بی آر چیئرمین اور وزیر خزانہ کی واضح منظوری سے ہی جاری ہونے چاہئیں۔ سینیٹر شبلی فراز نے بھی اس بات پر زور دیا کہ ٹیکس کمشنرز کو یہ اختیارات دینا ملک کو 'پولیس اسٹیٹ' میں تبدیل کرنے کے مترادف ہے، جس کے باعث ٹیکس دہندگان بھی ملک چھوڑنے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔ سینیٹر فاروق ایچ نائیک نے بھی منی لانڈرنگ نوٹسز کے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے، ایسے نوٹس ایک تاجر کی درآمد و برآمد کی صلاحیت کو مفلوج کر سکتے ہیں۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے سینیٹرز کے خدشات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ منی لانڈرنگ کے نوٹس واقعی ایک سنگین معاملہ ہیں اور ان شقوں کا بغور جائزہ لیا جانا چاہیے۔ پاکستان

بزنس کونسل نے بھی اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور باقاعدہ طور پر وزیر اعظم کو خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ایف بی آر حکام کو گرفتاری اور نوٹس کے اختیارات دینے کے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ دوسری جانب، ایف بی آر کے چیئرمین راشد محمود لنگڑیال نے اس اقدام کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکس حکام کو پہلے ہی کاروباری افراد کو گرفتار کرنے کا اختیار حاصل ہے، البتہ نئے بل میں اس طریقہ کار کو مزید واضح کیا گیا ہے۔ تاہم، سینیٹر شبلی فراز نے انکم ٹیکس کمشنرز کو گرفتاری کے اختیارات دینے کی تجویز کی سخت مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات ملک کو پولیس اسٹیٹ کی طرف لے جا رہے ہیں۔

کسٹمز ایکٹ میں ترامیم

کمیٹی نے کسٹمز ایکٹ 1969 میں مجوزہ ترامیم

کا بھی جائزہ لیا، جن میں درآمدات، برآمدات، ٹرانس شپمنٹ اور ٹرانزٹ کارگو کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لیے ڈیجیٹل کارگو ٹریکنگ سسٹم (سی ٹی ایس) کے آغاز کی تجویز شامل ہے، اس سسٹم کا مقصد اسمگلنگ کی روک تھام، ڈیوٹی کی ادائیگی کو یقینی بنانا اور جائز تجارت کو آسان بنانا ہے۔ ایک اور ترمیم کے تحت وہ اشیا جو ڈاک یا کوریئر کے ذریعے درآمد کی جائیں اور جن کی مالیت 5 ہزار روپے سے کم ہو، انہیں ڈیوٹی اور ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا، تاہم کوریئر پارسلز کے لیے کم از کم مالیت کی حد کو 15 ہزار روپے سے کم کر کے 500 روپے تک لایا جا رہا ہے تاکہ اس سہولت کے غلط استعمال کو روکا جا سکے۔

کمیٹی نے چیسز نمبر میں رد و بدل کی گئی گاڑیوں کے خلاف سخت اقدامات کی بھی منظوری دی، مجوزہ قانون کے مطابق ایسی کوئی بھی گاڑی جس میں چیسز نمبر میں تبدیلی، کٹ اینڈ ویلڈ موڈیفکیشن یا دوبارہ نمبر کندہ کیا گیا ہو، اسمگل شدہ تصور کی جائے گی، چاہے وہ رجسٹرڈ ہو یا نہ ہو۔ چیئرمین ایف بی آر نے واضح کیا کہ ایسی گاڑیاں ضبط کر کے تلف کر دی جائیں گی اور ان کی نیلامی نہیں کی جائے گی۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ ایسی گاڑیوں کو ضبط کرنے کے بعد 30 دن کے اندر اندر تلف کر دیا جائے۔ مزید برآں، پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن نے گرینڈ پیرنٹ چکس پر کسٹمز ڈیوٹی کو صفر کرنے کی درخواست کی، جب کہ سندھ چیمبر آف ایگری کلچر نے درآمد شدہ اور ری کنڈیشنڈ ٹریکٹرز پر ڈیوٹی 15 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنے کا مطالبہ کیا۔

ایف بی آر چیف کی بریفنگ

چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال نے کمیٹی کو بریفنگ دیتے ہوئے پاکستان میں شدید دولت کی عدم مساوات کو اجاگر کیا، انہوں نے کہا کہ ملک کی دولت کا بڑا حصہ صرف 5 فیصد آبادی کے کنٹرول میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 95 فیصد لوگ ٹیکس دینے کی استطاعت نہیں رکھتے اور انکشاف کیا کہ سب سے اوپر کے ایک فیصد افراد کی اوسط سالانہ آمدن ایک کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اب توجہ ٹیکس نیٹ کو پھیلانے کے بجائے امیر طبقے پر مؤثر طریقے سے ٹیکس لگانے پر مرکوز ہونی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف 60 لاکھ افراد رجسٹرڈ ٹیکس فائلر ہیں، جب کہ 13 کروڑ 20 لاکھ افراد یا تو 18 سال سے کم عمر ہیں یا بزرگ شہری ہیں جو لیبر فورس سے باہر ہیں۔ اس کے علاوہ، 6 کروڑ 70 لاکھ افراد بے روزگار ہیں، جن میں تعلیم یافتہ خواتین کی بڑی تعداد شامل ہے۔ مسٹر لنگڑیال نے تصدیق کی کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے پاکستان سے مالی سال 2025-26 کے لیے 701 ارب روپے کے نئے ٹیکس اقدامات متعارف کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایف بی آر کا ہدف ہے کہ 500 ارب روپے نفاذی اقدامات کے ذریعے اکٹھے کیے جائیں، اگرچہ آئی ایم ایف نے یہ ہدف کم کر کے 389 ارب روپے کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چینی، کپاس اور دیگر شعبوں سے ٹیکس وصولی میں گھپلوں کی شکایات ہیں، جب کہ تمباکو کے شعبے میں یکم جولائی سے سخت نگرانی کا آغاز کیا جائے گا تاکہ سبز تمباکو کے پتوں کی پیداوار پر نظر رکھی جا سکے اور ساتھ ہی مخصوص جگہوں پر کیمرے بھی نصب کیے جائیں گے۔

گھریلو طور پر کاروبار کرنے والی خواتین رجسٹریشن سے مستثنیٰ

کنزیومر واچ ڈیسک

فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے واضح کیا ہے کہ وہ خواتین جو گھروں سے محدود پیمانے پر کاروبار کررہی ہیں یا ایسے افراد جو یک وقتی کاروبار کرتے ہیں، انہیں لازمی رجسٹریشن کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین نے واضح کیا ہے کہ یک وقتی کاروبار کرنے والے افراد اور گھروں سے کاروبار کرنے والی خواتین کو آن لائن کاروبار کے لیے لازمی رجسٹریشن کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ایف بی آر کے چیئرمین رشید محمود لنگڑیال کی جانب سے یہ وضاحت سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ ومحصولات کے اجلاس کے دوران کی گئی، جس میں گزشتہ ہفتے پیش کیے گئے وفاقی بجٹ پر غور کیا گیا۔کمیٹی نے ای کامرس اشیا پر سیلز ٹیکس عائد کرنے کی تجویز کی منظوری دے دی۔ایف بی آر چیئرمین نے کہا کہ آن لائن کاروبار صارفین سے ٹیکس تو وصول کرلیتے ہیں لیکن ایف بی آر میں جمع نہیں کرواتے۔انہوں نے مزید وضاحت کی کہ اب کوریئر سروسز کو کلیکشن ایجنٹس مقرر کیا جائے گا کیونکہ اُن کے پاس فروخت کنندہ کی رسیدیں ہوتی ہیں۔تاہم، مقامی طور پر فراہم کی جانے والی سروسز پر سیلز ٹیکس لاگو نہیں ہوگا۔ڈیجیٹل کاروباروں پر ٹیکس لگانے کی کوشش کے تحت حکومت نے تجویز دی ہے کہ تمام ڈیجیٹل وینڈرز، بشمول غیرملکی ای کامرس کمپنیاں، اگر وہ پاکستانی صارفین کو اشیا فروخت کرتی ہیں تو اُن کے لیے رجسٹریشن لازمی ہوگی۔کمیٹی نے غیر رجسٹرڈ اداروں کے خلاف جرمانوں کا بھی جائزہ لیا جبکہ ارکان نے چھوٹے اور یک وقتی کاروبار کرنے والے افراد پر اس کے اثرات پر تشویش کا اظہار کیا۔ایف بی آر کے چیئرمین نے ارکان کو یقین دلایا کہ گھریلو خواتین اور یک وقتی کاروبار کرنے والے افراد کو تحفظ دیا جائے گا اور اُن سے رجسٹریشن کا تقاضا نہیں کیا جائے گا۔اجلاس میں ٹیکس چوری کے شبہ میں گرفتاریوں اور ٹیکس فراڈ کے لیے تحت سزاؤں سے متعلق ٹیکس اہلکاروں کو دیے گئے اختیارات پر بھی بات چیت ہوئی۔فنانس بل میں حکومت نے دس سال قید اور ایک کروڑ روپے سے زائد کے فراڈ پر جرمانے کی تجویز دی ہے۔ارکان نے سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کی دفعہ اے-37 کے تحت ٹیکس افسران کے اختیارات کے دائرہ کار پر بھی بحث کی۔اجلاس کو بتایا گیا کہ پہلے اسسٹنٹ کمشنر مشتبہ ٹیکس چوروں کو گرفتار کرنے کے مجاز تھے، اب اس میں ترمیم کی گئی ہے، جس کے تحت گرفتاری سے پہلے انکوائری اور کمشنر کی منظوری لازمی ہوگی۔وزیر مملکت برائے خزانہ بلال اظہر کیانی نے کہا کہ یہ ترمیم عملی شفافیت کے تحفظ اور غیرضروری گرفتاریوں میں کمی کی جانب ایک قدم ہے۔تاہم، کمیٹی کے ارکان نے ان اختیارات کے ممکنہ غلط استعمال پر تحفظات کا اظہار کیا۔

10 ملین روپے سے زیادہ پینشن پر 5 فیصد ٹیکس کی تجویز

کنزیومر واچ ڈیسک

وفاقی وزیرخزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ بجٹ میں پنشن کیلئے فنڈز کا حجم ایک ٹریلین روپے سے تجاوز کرگیا ہے جو ترقیاتی بجٹ سے زیادہ ہے، بجٹ میں 10 ملین روپے سے زیادہ پینشن پر 5 فیصد ٹیکس کی تجویز دی گئی ہے۔سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے زیراہتمام منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیرخزانہ نے کہا کہ خطہ میں کشیدگی کی صورتحال اور اس ملک پر اس کے ممکنہ معاشی اثرات کے حوالہ سے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ گزشتہ روز اس حوالہ سے تمام شراکت داروں کے ساتھ ہماری مفید بات چیت ہوئی ہے، اس کا مقصد توانائی کے معقول ذخائر اور ان کی قیمتوں کی نگرانی کو یقینی بنانا ہے، حکومت صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار ہے، ہمیں امید ہے کہ صورتحال میں بہتری آئیگی۔وزیرخزانہ نے کہا کہ گزشتہ رات ان کی امریکی وزیرتجارت سے مفید بات چیت ہوئی ہے، دونوں ممالک درست سمت میں اقدامات اٹھارہے ہیں، امریکی ٹیرف کے حوالہ سے پاکستان ایک مسابقتی مارکیٹ ہے، دونوں ممالک تزویراتی شراکت دار ہیں۔وزیرخزانہ نے کہا کہ ڈھانچہ جاتی اصلاحات پر پائیدار بنیادوں پر عمل درآمد کیا جائیگا، ٹیکس، ایس او ایز اور توانائی سمیت قومی معیشت کے اہم شعبوں میں اصلاحات کا عمل جاری رہے گا۔سرکاری اخراجات میں کمی اور قرضوں کے منظم انتظام وانصرام کیلئے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں، پنشن سمیت دیگر شعبوں میں اصلاحات کا عمل جاری ہے اور ہمیں اسے آگے بڑھانا ہے۔انہوں نے کہا کہ بجٹ میں پنشن کیلئے فنڈز کا حجم ایک ٹریلین روپے سے تجاوز کرگیا ہے جو ترقیاتی بجٹ سے زیادہ ہے، ہمیں دیگر شعبوں کیلئے وسائل کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے، بجٹ میں 10 ملین روپے سے زیادہ پینشن پر 5 فیصد ٹیکس کی تجویز دی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ اور پنشن کنٹری بیوشن کے حوالہ سے بالترتیب سندھ اور خیبر پختونخوا کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔وزیرخزانہ نے کہا کہ ٹیرف اصلاحات بنیادی تبدیلیاں ہے، اس سے بعض صنعتیں متاثر تو ہوں گی جس کیلئے وزیراعظم نے کمیٹی بنائی ہے جس میں تمام متعلقہ شراکت دار شامل ہیں، کمیٹی تبدیلیوں کے عمل میں معاونت فراہم کرے گی۔

بی بی سی رپورٹ

ناسا میں خدمات انجام دینے والا آئی بی اے کا سابق طالب علم

والد کو پاک فضائیہ کا جیٹ اڑاتے دیکھتا تو سوچتا کہ آخر آسمان کے اس پار کیا ہے؟ اور اسے ایرو سپیس کی مدد سے کیسے فتح کیا جائے؟

جب مجھے پتا چلا کہ ناسا میں خلا باز بننے کے لیے روسی زبان کا جاننا ضروری ہے تو میں نے تین سال لگا کر یہ بھی سیکھ لی اور میرا خواب پورا ہو گیا

پراجیکٹ پر ہارڈ ویئر کی تیاری میں مدد سے لے کر فلائٹ کوڈ لکھنے تک مختلف کردار انجام دیے، عماد پراچہ کی بی بی سی سے تفصیلی گفتگو

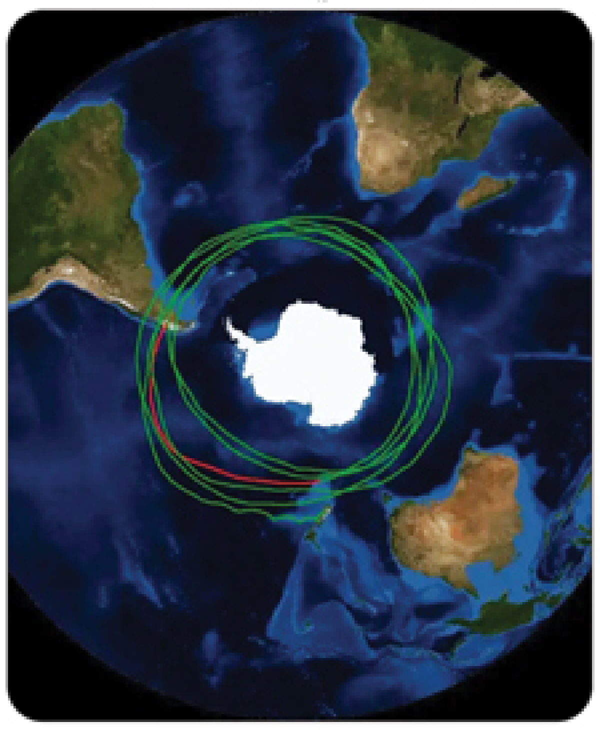

عماد پراچہ نے بتایا کہ انھیں بچپن سے ہی 'آؤٹر سپیس' یعنی بیرونی خلا کو پڑھنے اور سمجھنے کا شوق تھا اور یہ شوق انھیں اُس وقت ہوا جب وہ اپنے والد کو پاکستانی فضائیہ کا جیٹ اڑاتے دیکھتے اور سوچتے کہ آخر آسمان کے اس پار کیا ہے؟ اور اسے ایرو سپیس کی مدد سے کیسے فتح کیا جائے؟

عماد پراچہ کے مطابق جب انھیں پتا چلا کہ ناسا میں خلا باز بننے کے لیے روسی زبان کا جاننا ضروری ہے تو انھوں نے تین سال لگا کر یہ بھی سیکھ لی اور اب ناسا کے ساتھ کام کرنے کا خواب پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کو اس بات پر بھی فخر ہے کہ وہ اس پراجیکٹ پر کام کر کے انھوں نے پاکستان کا نام بھی روشن کیا۔

عماد کے مطابق انھوں نے اس 'پراجیکٹ پر ہارڈ ویئر کی تیاری میں مدد سے لے کر فلائٹ کوڈ لکھنے تک مختلف کردار انجام دیے اور اُن کی سب سے اہم معاونت اس پراجیکٹ کے آٹو پائلٹ موڈ کو تیار کرنا تھا جس نے سُپر بی آئی ٹی کو وقت اور اس کے مقام کی بنیاد پر خود بخود تصاویر لینے کی صلاحیت دی اور ایک ایسا فائل پروگرام بنایا جس سے یہ تصاویر زمین پر ڈاؤن لوڈ کر لی جائیں۔'

عماد نے بتایا کہ ان کا سفر 'آئی بی اے' کراچی سے شروع ہوا جہاں انھوں نے میتھمیٹکس (ریاضی) اور اکنامکس پڑھی جس کے بعد انھوں نے ٹورنٹو (کینیڈا) منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔ یہاں انھوں نے میتھمیٹکس (ریاضی) اور فلکی طبیعیات پڑھی اور اسی شعبے میں ماسٹرز کرنے کا فیصلہ کیا۔ ٹورنٹو میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی وہ ایک لیب کا حصہ بنے جو ٹیلی سکوپس بناتی ہے۔

اور پھر وہ 'بیلون ایسٹروفزکس گروپ' میں پی ایچ ڈی کے طالبعلم کے طور پر ناسا کے پراجیکٹ کا حصہ بنے۔ اُن کے مطابق وہ نیٹر فیلڈ کے واحد طالبعلم ہیں جو سُپر بی آئی ٹی کے اگلے ماڈل 'گیگا بی آئی ٹی' پر کام جاری رکھیں گے۔'

گیگا بی آئی ٹی آئندہ پانچ برسوں میں تیاری کے مراحل سے گزرنے کے بعد خلا میں جانے کے لیے تیار ہو گی، اور عماد کے مطابق اُس وقت تک وہ اپنی ڈاکٹریٹ بھی مکمل کر چکے ہوں گے۔

اُن کا کہنا ہے کہ وہ اپنے سُپر بی آئی ٹی اور ٹیک انڈسٹری کے تجربے کو استعمال کرتے ہوئے خلائی ٹیکنالوجی کے میدان میں قدم رکھنا چاہیں گے جہاں وہ ایسے آلات تیار کر نے میں اہم کردار ادا کر سکیں گے جو ہیومن ریسرچ اور سائنسی تفہیم کی حدود کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکیں گے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ 'اس پراجیکٹ میں میں نے کمیونیکیشن سائیڈ پر بہت کام کیا اور میں اس پر کام جاری رکھنا چاہوں گا، کیونکہ خلا کی کمیونیکیشن ایک بہت بڑا چیلنج اور موضوع ہے جسے حل کرنے کی ضرورت ہے۔' انھوں نے کہا کہ پاکستانی نوجوان طلبا اور بالعموم تعلیم کے اداروں کو وہ یہ مشورہ دیں گے کہ تحقیق پر زیادہ توجہ دی جائے۔ 'میں طلبا کو یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ پڑھائی صرف اچھے گریڈز کے لیے نہیں بلکہ سبجیکٹ (مضمون) کو سمجھنے کے لیے کریں۔' 'یہ بد قسمتی ہے کہ پاکستان میں تحقیق پر کوئی توجہ نہیں ہے اور طلبہ کے لیے کوئی خاص پلیٹ فارم بھی موجود نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب طلبہ، جو اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں آگے جانا چاہتے ہیں، انھیں بیرون ملک جانا پڑتا ہے۔ لیکن ہمیں پاکستان میں ریسرچ اور ڈویلپمنٹ میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم وہاں اس قسم کے پراجیکٹس چلا سکیں اور پاکستان میں ترقی کر سکیں۔ اس طرح ہم پاکستان سے سامنے آنے والی ٹیکنالوجی کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں۔' جبکہ عماد کے مستقبل کے اہداف خلا پر مبنی ہیں۔ اُن کو امید ہے کہ وہ پاکستان اور عالمی برادری کے درمیان تعاون قائم کر سکیں گے۔ 'خلا کی سائنس ایک ملک خود نہیں کر سکتا، آپ دیکھیں کہ اس شعبے میں امریکہ روس کے ساتھ تعاون کر رہا ہیں، اور کینیڈا یورپی ممالک کے ساتھ۔۔۔ میں ایک ایسا پلیٹ فارم قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جہاں پاکستانی سائنسدان اور طلبہ بین الاقوامی برادری سے رابطہ کر سکیں تاکہ پاکستانی سائنس ترقی کر سکے۔'

سندھ کے ساتھ وفاقی حکومت کا امتیازی سلوک

فنڈز کی تقسیم میں ناانصافی نے تعلقات کو کشیدہ کر دیا

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان کے وفاقی نظام میں صوبوں کو برابر کے حقوق اور ترقیاتی منصوبوں میں مساوی حصہ دینا وفاق کی بنیادی ذمہ داری ہے، مگر حالیہ سینیٹ کی منصوبہ بندی و ترقی کمیٹی کے اجلاس میں یہ مسئلہ ایک بار پھر ابھرا کہ سندھ کے ساتھ وفاقی حکومت

امتیازی سلوک کر رہی ہے۔ سندھ کے ترقیاتی منصوبوں میں وفاق کی طرف سے عدم تعاون اور فنڈز کی تقسیم میں ناانصافی نے وفاق اور صوبہ کے تعلقات کو کشیدہ کر دیا ہے، جس پر سینیٹ کی منصوبہ بندی و ترقی کمیٹی کے اجلاس میں شدید تنقید کی گئی۔

یہ اجلاس آئندہ مالی سال کے پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) کا جائزہ لینے کے لیے بلایا گیا تھا، جس میں سندھ کے

ترقیاتی منصوبوں میں مالی امداد کی کمی اور وفاقی حکومت کی پالیسی پر اعتراضات اٹھائے گئے۔ خاص طور پر سندھ کے ساتھ مبینہ امتیازی سلوک پر چیئرپرسن کمیٹی سینیٹر قرۃ العین مری نے سوال اٹھایا کہ وفاقی حکومت سندھ کو کیوں ایک کالونی جیسا سلوک کر رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ این ای سی کے فیصلے کے باوجود پی ڈبلیو ڈی کے منصوبے سندھ کو منتقل نہیں کیے جا رہے، جو کہ دیگر تینوں صوبوں کے برعکس ہے۔ اس رویے کو غیر منصفانہ اور ناقابل قبول قرار دیا گیا۔

سینیٹر قرۃ العین مری نے واضح کیا کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ نے اس مسئلے پر سخت تحفظات کا اظہار کیا ہے اور وفاقی وزارت ہاؤسنگ اینڈ ورکس پر تنقید کی کہ وہ سندھ کو پی ڈبلیو ڈی کے منصوبے دینے کے اپنے وعدے سے مکر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، وزارت ہاؤسنگ نے کمیٹی کو بتایا کہ ایک پینل نے سندھ کے شہری علاقوں کے منصوبے وفاق کے حوالے کرنے اور دیہی علاقوں کے منصوبے صوبائی حکومت کو دینے کی سفارش کی ہے، مگر سندھ حکومت نے اس تجویز کو مسترد کر کے تمام منصوبے اپنے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس صورتحال نے دونوں طرف تناؤ میں اضافہ کیا ہے۔

پیپلز پارٹی کی سینیٹر نے اس مسئلے پر سوال کیا کہ کیا کسی اور صوبے میں بھی شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان فنڈز کی تقسیم میں ایسا امتیاز کیا جاتا ہے؟ وزارت ہاؤسنگ کے حکام نے اعتراف کیا کہ کسی اور صوبے میں اس طرح کی تقسیم نہیں کی گئی، جس سے سندھ کے ساتھ امتیازی سلوک واضح ہو گیا۔ کمیٹی نے وفاقی حکومت کو سختی سے ہدایت کی کہ وہ سندھ کے ساتھ انصاف کرے اور تمام منصوبوں کو سندھ کو دے کر ملک بھر میں ایک یکساں اور شفاف پالیسی اپنائے۔

سینیٹر شہادت اعوان نے اجلاس میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وفاقی حکومت سندھ کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کر رہی ہے، اور ان سے کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ کو اس کے قانونی حقوق دیے جائیں تاکہ صوبے میں

ترقیاتی کام بلاتعطل جاری رہ سکیں۔

کوئٹہ ایکسپو سینٹر کی جگہ تبدیل کرنے کا معاملہ

کمیٹی نے کوئٹہ میں ایکسپو سینٹر کی جگہ کی تبدیلی پر بھی غور کیا، جہاں پہلے ہی 30 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ کامرس ڈویژن کے حکام نے بتایا کہ کوئٹہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور دیگر نجی اسٹیک ہولڈرز نے موجودہ جگہ پر تحفظات کا اظہار کیا ہے، جس کی وجہ سے ایکسپو سینٹر کی جگہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ تاہم، کامرس ڈویژن نے یہ بھی کہا کہ اگر سینٹرل ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹی موجودہ جگہ پر کام دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کرے تو وہ اس کے لیے تیار ہیں۔ یہ معاملہ بلوچستان میں ترقیاتی منصوبوں میں حکومتی اور نجی شعبے کے مابین تعاون کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

دفاعی ڈویژن اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے منصوبے

دفاعی ڈویژن کے حکام نے کمیٹی کو بتایا کہ زیر تکمیل 22 منصوبوں میں سے 14 آئندہ مالی سال کے دوران مکمل ہو جائیں گے، مگر مالی وسائل کی کمی اور بجٹ میں کٹوتی کی وجہ سے کئی منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر ہو رہی ہے۔ ایوی ایشن ڈویژن کا دفاعی ڈویژن میں انضمام بھی بجٹ میں کمی کا باعث بنا ہے۔ حکام نے فنڈز کے استعمال کے لیے مزید وقت مانگا تاکہ منصوبے مکمل کیے جا سکیں، خاص طور پر پاک پی ڈبلیو ڈی کے بند ہونے کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔

نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے سربراہ نے کمیٹی کو بتایا کہ اگلے مالی سال کے لیے ان کی اتھارٹی کو 226.9 ارب روپے دیے گئے ہیں، جس میں کراچی تا کوئٹہ موٹروے کے لیے 100 ارب روپے شامل ہیں۔ این ایچ اے کے منصوبے ملک کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لیے ناگزیر ہیں اور ان کا بروقت مکمل ہونا ملکی معیشت کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مجموعی تجزیہ اور سفارشات

سینیٹ کی منصوبہ بندی و ترقی کمیٹی نے وفاقی حکومت پر زور دیا کہ وہ سندھ سمیت تمام صوبوں کے ساتھ مساوی سلوک کرے اور ترقیاتی منصوبوں میں یکساں پالیسیاں اپنائے۔ کمیٹی نے متعلقہ وزارتوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے تحفظات اور سفارشات وزیر منصوبہ بندی اور ترقی احسن اقبال تک پہنچائیں تاکہ ترقیاتی پروگرام شفاف، منصفانہ اور موثر بنائے جا سکیں۔

پاکستان کی ترقی کے لیے یہ نہایت اہم ہے کہ صوبوں کو برابر کے مواقع دیے جائیں اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ امتیازی سلوک سے نہ صرف صوبوں کے درمیان اختلافات بڑھتے ہیں بلکہ ملکی ترقی کی رفتار بھی سست ہو جاتی ہے۔ ایک متوازن اور شفاف نظام ہی ملک کی پائیدار ترقی کی ضمانت ہو سکتا ہے۔

Over 140K Followers on social media now shining in print too

میٹرو ادبی فورم کینیڈا کے زیر اہتمام عبدالحئی بشارت کے شعری مجموعہ کی تقریب رونمائی اور مشاعرہ

خصوصی رپورٹ

میٹرو ادبی فورم کینیڈا کے زیر اہتمام عبدالحئی بشارت کے شعری مجموعہ چلتے رہنا کی تقریب رونمائی و مشاعرہ کا انعقاد ٹورنٹو کے مقامی ریسٹورنٹ کے پارٹی ہال میں کیا گیا تقریب کی مسند صدارت پر امریکا سے تشریف لائے نظم کے ممتاز شاعر اور امریکا میں زبان وادب کے فروغ کے تعلق سے جانی پہچانی شخصیت باسط جلیلی جلوہ افروز رہے، جبکہ مہمانان خصوصی میں نوجوان نسل کی نمائندہ شاعرہ حمیرا گل تشنہ جنہیں خصوصی طور پر امریکا سے مدعو کیا گیا، کینیڈا کے ادبی حلقوں میں حمیرا گل تشنہ کو ان کی شاندار شاعری کے سبب بیحد پسند کیا جاتا ہے، اسی طرح مہمانان خصوصی میں کینیڈا سے اردو اخبار پاکستان ٹائم کے چیف ایڈیٹر محمد ندیم شامل تقریب رہے محمد ندیم نہ صرف کینیڈا سے اردو اخبار شائع کرتے ہیں بلکہ زبان و ادب کی خدمات کے تعلق سے ان کی کاوشیں اہل کینیڈا بہت پسند کرتے ہیں، صدر تقریب اور مہمانان خصوصی کے علاوہ جن احباب کو مسند پر مدعو کیا گیا ان میں ممتاز شاعرہ اسما ناز وارثی اور آصف جاوید شامل تھے اسما ناز وارثی نے صاحب اعزاز اور صاحب کتاب (چلتے رہنا) پر تادیر گفت گو فرمائی ان کے اظہار خیال کو خوب پسند کیا گیا اور سامعین نے خوب داد سے نوازا آصف جاوید جن کا کینیڈا میں قیام کم وبیش ۳۵ برس سے ہے، آصف جاوید نہ صرف صحافی ہیں بلکہ ٹی وی چینل پر میزبانی کے فرائض بھی ادا کرتے ہیں، اور دنیا بھر میں رہنے والے احباب انہیں ان کی سالانہ دعوت حلیم کے تعلق سے بھی جانتے ہیں آصف جاوید کینیڈا میں سالانہ سب سے بڑی دعوت حلیم کا اہتمام کرتے ہیں ان کی دعوت حلیم میں تمام مکاتب فکر سے وابسطہ احباب ہزاروں کی تعداد میں اپنی شرکت کو یقینی بناتے ہیں اور کینیڈا میں مقیم احباب ان کی سالانہ دعوت حلیم کے منتظر رہتے ہیں۔ آصف جاوید نے صاحب کتاب اور کتاب پر شاندار گفت گو فرمائی اور صاحب کتاب کو مبارک باد پیش کی، تقریب کے دوسرے حصے میں مشاعرے کا اہتمام کیا گیا مشاعرے میں امریکا اور ٹورنٹو سے اہم شعرا کو مدعو کیا گیا مشاعرے میں شریک شعرا کرام کے اسم گرامی: صدر مشاعرہ باسط جلیلی مہمانان خصوصی حمیرا گل تشنہ، محمد ندیم، مہمانان اعزاز میں جمیل قمر، اسما ناز وارثی، قیصر وجدی رفیع رضا، ندیم رشید، منیف اشہر، بشارت ریحان، سلمان اطہر، ڈاکٹر صغیر، ڈاکٹر عظمیٰ محمود، فیصل عظیم، توقیر اے خان، بابر عطا، سلیم افتخار بیگ، صبیحہ خان صبیحہ، انصر قریشی، بشریٰ سعید، خالد وبیگم خالد و دیگر نے کلام پیش کیا اختتام مشاعرہ باسط جلیلی نے صاحب کتاب بشارت عبدالحئی کو اشاعت مجموعہ پر مبارک باد پیش کی اور اپنا شاندار کلام پیش کیا، کینیڈا کی ہر دل عزیز شخصیت اور کئی ادبی تنظیموں کے ڈائریکٹر باکمال شاعر بشارت ریحان، نے صاحب کتاب کو مبارک باد پیش کی اور میٹرو ادبی فورم کے کارکن قیصر وجدی کو شاندار تقریب کے انعقاد پر خوب سراہا، اختتام تقریب میٹرو ادبی فورم کی جانب سے مہمانان کی خدمت میں شاندار پر تکلف و پر ذائقہ عشائیہ کا اہتمام کیا گیا، میٹرو ادبی فورم سے وابسطہ قیصر وجدی، نے میٹرو نیوز کے ڈائریکٹر امیر علی چانڈیو، اور سی ای او عامر مسعود شیخ کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میٹرو ادبی فورم آئندہ بھی ادبی تقریبات کا انعقاد یونہی جاری رکھے گا اور کہا کہ ادبی تقریبات کا انعقاد ہمارا کاروبار نہیں عبادت ہے، اس خوبصورت اظہار خیال کے بعد تقریب پذیرائی ومشاعرہ اپنی شاندار یادوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

METRO 1 ادبی فورم

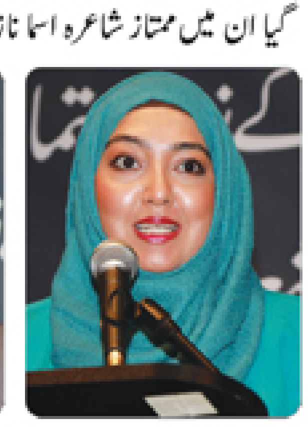
حمیرا گل تشنہ

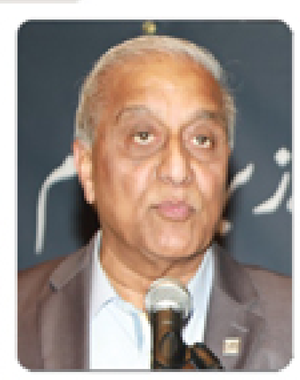
محمد ندیم

بشارت ریحان

عبدالحئی بشارت

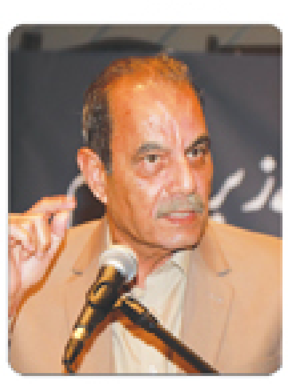
باسط جلیلی

سردار خان

بابر عطا

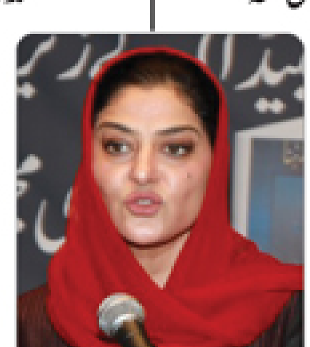
بشریٰ سعید

محمد آصف

انصر قریشی

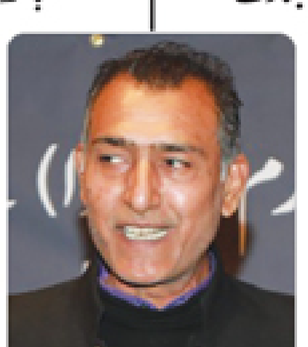
قیصر وجدی

روشن خیال

ظفر زکریا

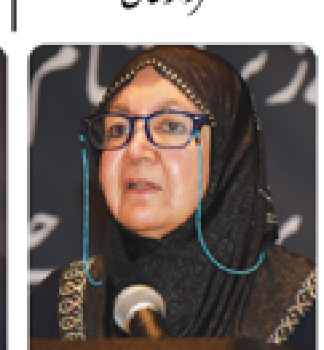
اسما ناز وارثی

توقیر اے خان

سلیم افتخار بیگ

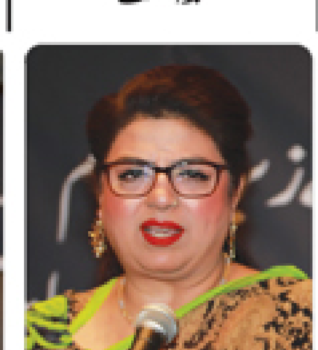
ڈاکٹر عظمیٰ محمود

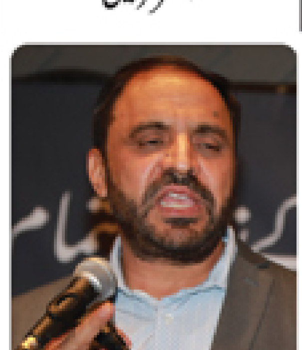
ڈاکٹر صغیر

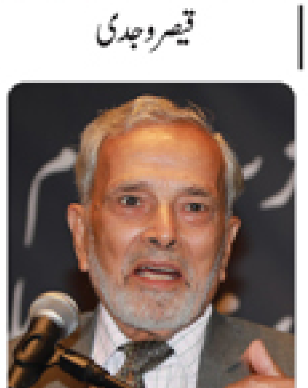
منیف اشہر

فیصل عظیم

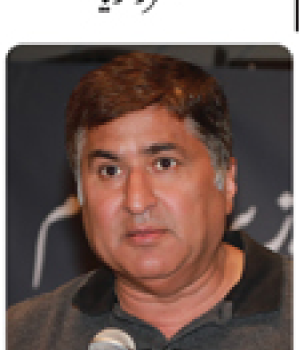
جنید اختر

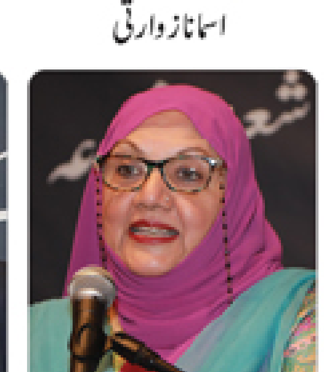
نبیلہ خالد

محمد خالد

طارق حمید

صبیحہ خان صبیحہ

رفیع رضا

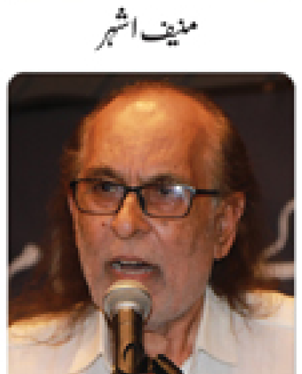
سلمان اطہر

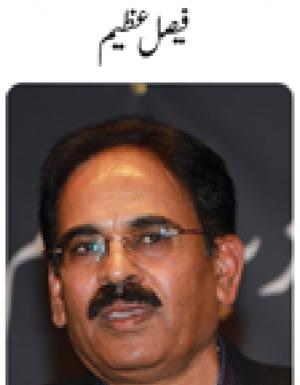
ندیم رشید

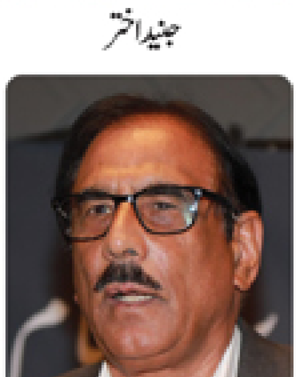
جمیل قمر

Over 140K Followers on social media now shining in print too

دائیں سے سردار خان، بشارت ریحان، قیصر وجدی، حمیرا گل تشنہ، فیصل عظیم، عبدالحئی بشارت اوران کی بہو

باسط جلیلی، محمد آصف، منیف اشہر، بشارت ریحان

حمیرا گل تشنہ بشارت ریحان، اسما ناز وارثی

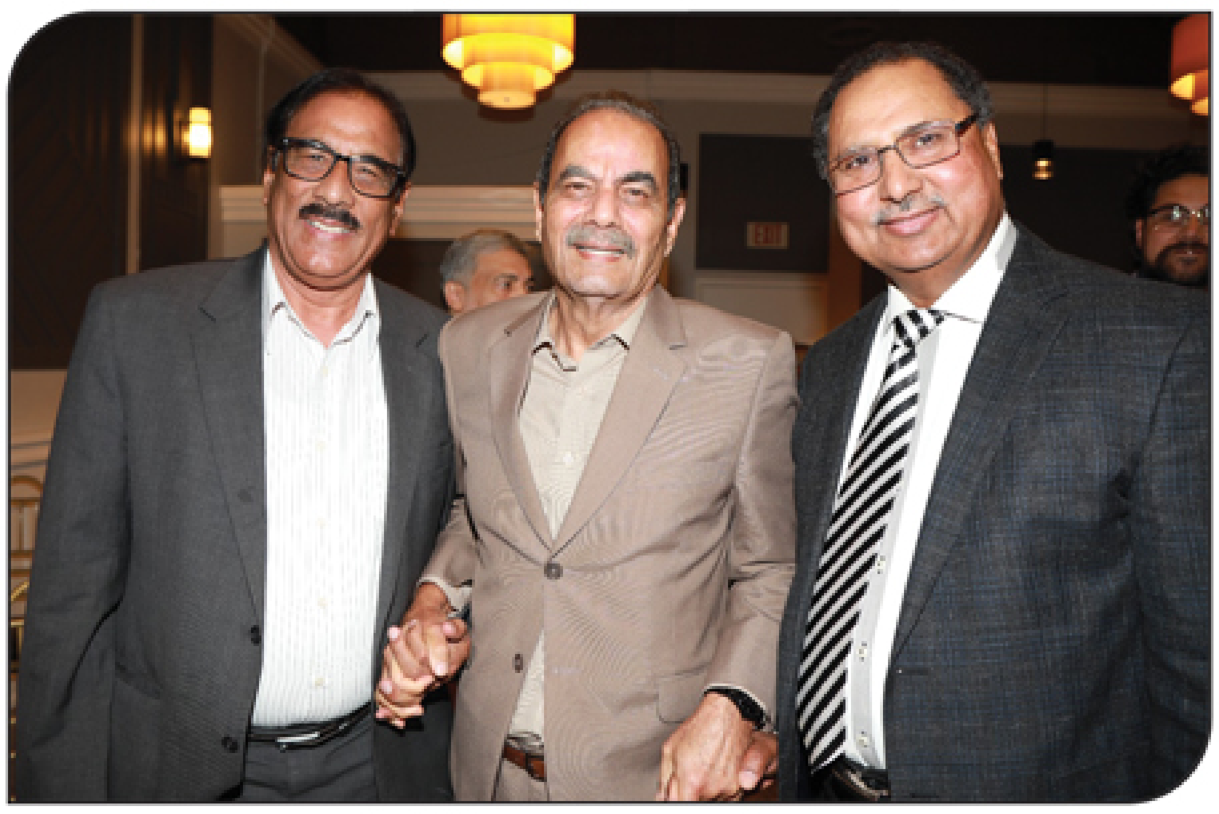

دائیں سے بشارت ریحان، باسط جلیلی، جمیل قمر

’دل کا رشتہ‘ ایپ ایک محفوظ اور با اعتماد انتخاب

کنزیومر واچ نیوز

آج کا دور مکمل طور پر ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ زندگی کے تقریباً تمام شعبے اب آن لائن منتقل ہو چکے ہیں۔ چاہے وہ کھانے کا آرڈر دینا ہو، خریداری کرنا ہو، ٹرانسپورٹ بک کرانا ہو یا بلز جمع کروانا، ہر کام اب صرف ایک کلک کی ذوری پر ہے۔ اسی جدیدیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے رشتے تلاش کرنے کے عمل کو بھی نئے انداز میں متعارف کرایا جارہا ہے، اور اس سفر میں ایک اہم قدم ہے ’دل کا رشتہ‘ میرج ایپ۔

’دل کا رشتہ‘ ایک ایسی جدید موبائل ایپ ہے جو خاص طور پر خواتین کی سہولت، تحفظ اور اعتماد کو اولین ترجیح دیتے ہوئے تیار کی گئی ہے۔ اس ایپ کا بنیادی مقصد صرف رشتے تلاش کرنا نہیں بلکہ خواتین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں وہ خود کو با اعتماد، محفوظ اور با اختیار محسوس کرسکیں۔

تصدیق شدہ شناخت کا نظام

اس ایپ پر رجسٹریشن کے دوران ہر صارف کی شناخت کی مکمل تصدیق کی جاتی ہے۔ قومی شناختی کارڈ، موبائل نمبر کی ویری فیکیشن اور تصویر کی جانچ جیسے مراحل سے گزرنے کے بعد ہی کسی پروفائل کو ایکٹیویٹ کیا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف جعلی اکاؤنٹس کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے بلکہ سنجیدہ اور اصلی صارفین کا انتخاب ممکن ہوتا ہے۔

جدید ماڈریشن اور سیکیورٹی

’دل کا رشتہ‘ کا خودکار اور ماہر انسانی ماڈریشن سسٹم مسلسل فعال رہتا ہے تا کہ کسی بھی مشکوک یا غیر مناسب سرگرمی کو فوراً روکا جاسکے۔ اس سے خواتین کو یہ اعتماد حاصل ہوتا ہے کہ وہ ایک محفوظ ڈیجیٹل ماحول میں بات چیت کررہی ہیں۔ مزید یہ کہ ایپ پر اسکرین شاٹ لینے کی سہولت بھی محدود ہے، جس سے صارف کی نجی معلومات کو مزید تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

خواتین کے لیے مخصوص فیچرز

اس ایپ کو استعمال کرتے ہوئے خواتین خود طے کرسکتی ہیں کہ ان کا پروفائل کون دیکھے گا اور کون ان سے رابطہ کرسکتا ہے۔ تصاویر کو پرائیویٹ رکھنے کا آپشن، ذاتی معلومات صرف با اعتماد افراد کے ساتھ شیئر کرنے کی سہولت، اور غیر مناسب رویے کی صورت میں ’رپورٹ‘ یا ’بلاک‘ جیسے آپشنز خواتین کو مکمل کنٹرول دیتے ہیں۔

اعتماد اور آزادی کا امتزاج

یہ ایپ صرف ایک میرج پلیٹ فارم نہیں بلکہ ایک ایسا ماحول فراہم کرتی ہے جہاں خواتین بغیر کسی دباؤ یا خطرے کے، مکمل اعتماد کے ساتھ اپنا ہم سفر تلاش کرسکتی ہیں۔ روایتی رشتہ کروانے والے طریقے اکثر خواتین کو بے اختیار اور غیر محفوظ محسوس کراتے ہیں، لیکن ’دل کا رشتہ‘ اس تصور کو مکمل طور پر بدل دیتا ہے۔

. یدیت کے ساتھ اقدار کا امتزاج

جہاں ایک طرف ’دل کا رشتہ‘ جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال کرتا ہے، وہیں دوسری طرف ہماری روایتی سماجی اقدار اور ثقافت کا بھی خیال رکھتا ہے۔ پروفائل بنانے سے لے کر میچ ہونے تک کا ہر مرحلہ شفاف، مہذب اور قابلِ اعتبار بنایا گیا ہے۔

اگر آپ یا آپ کے خاندان میں کوئی خاتون رشتہ تلاش کرنے کی خواہشمند ہے اور روایتی طریقوں سے ہٹ کر ایک محفوظ، جدید اور با اعتماد پلیٹ فارم کی تلاش میں ہے تو ’دل کا رشتہ‘ ایپ بہترین انتخاب ہوسکتی ہے۔ اس کے فیچرز، سخت سکیورٹی نظام، اور خواتین دوست پالیسیز اس بات کی ضمانت ہیں کہ رشتہ تلاش کرنے کا یہ سفر نہ صرف آسان بلکہ خوشگوار بھی ہو۔

’دل کا رشتہ‘... جہاں ہم سفر صرف ایک کلک کی ذوری پر ہے!

Over 140K Followers on social media now shining in print too

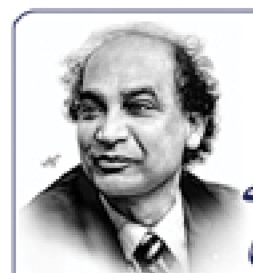

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

مغربی ممالک کی شہ پر اسرائیلی جارحیت اور ایران۔۔۔۔۔۔

اس وقت دنیا میں مختلف مقامات پر جنگیں جاری ہیں اور یہ جنگیں کسی وقت بھی کسی جوہری جنگ میں تبدیل ہونے کے بہت قریب ہیں۔ایسے میں کسی بھی ایٹمی حادثے، ایٹمی ریکٹر کی تباہی کے نتیجے میں شعاؤں کے اخراج یا اور دوسری طرح کی تباہی اور بربادی کے خدشات بھی دنیا کے 99 فیصد امن پسند شہریوں کے لیے تشویش کا باعث بن رہے ہیں لیکن اس تشویش اور پریشانی کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے دنیا کے چند سو افراد جو دنیا پر حکومت کر رہے ہیں، دنیا کی مختلف حکومتوں کے سربراہ ہیں، ایٹمی توانائی اور دیگر فوجی تنصیبات کے ذمہ دار ہیں، فوجی ساز وسامان تیار کرنے والی کمپنیوں کے مالکان ہیں، دنیا کے 99 فیصد افراد کے خدشات کو یکسر نظر انداز کر کے دنیا کو جنگ میں جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔انہیں دنیا کے ایک دم سے بھک سے اڑ جانے کا کوئی خوف نہیں جبکہ ایسا نہیں کہ انہیں ایسے کسی حادثے کا ادراک نہ ہو۔

یوکرین کی جنگ میں پہلے یورپ میں ایک بارود سے بھری فضا تیار کی گئی اور پرانے حواری ایک دوسرے کے سامنے میدان جنگ میں مدمقابل کھڑے ہو گئے اس کا فائدہ صرف اور صرف اسلحے کی تیاری کی کمپنیوں کو ہو رہا ہے دیگر ترقیاتی مد کو کم کر کے فوجی ساز وسامان کی مد میں رقم مختص کرنے کی ایک دوڑ یورپ میں شروع ہو چکی ہے۔لیکن یورپ اور روس کی یہ جنگ ایک ہم پلہ جنگ ہے۔ چونکہ اس میں ایک طرف روس اور اس کے حواری اور دوسری طرف یورپ اور امریکہ کے زیر اثر تمام ممالک شامل ہیں۔ جب کہ ایران تن تنہا ہے اور اسرائیل کے ساتھ پوری مغربی طاقت مل کر اس جنگ کو یک طرفہ جارحیت میں بدل دے رہی ہیں۔

امریکہ یورپ اور اسرائیل نے مل جل کر پہلے ہی مشرق وسطی سے عراق شام اور لیبیا جیسے ممالک کو زیر کر لیا ہے یہ وہ ممالک تھے جو کبھی مغربی طاغوتی قوت کے خلاف سینہ سپر تھے مگر آج ان ممالک میں جس طرح کی انارکی اور جنگی صورتحال موجود ہے وہ کسی بھی طرح کی کوئی مغربی جارحیت کے خلاف آواز اٹھانے سے معذور ہیں۔

یہ ساری جنگیں اور ان ممالک کو بے بس کرنے کے پیچھے صرف اور صرف ایک ہی پالیسی کام کرتی رہی ہے کہ ان ممالک کے تیل اور معدنیات پر مغرب کا قبضہ ہو سکے گو کہ ان جنگوں کے نتیجے میں افغانستان میں ہونے والی جنگ پس پشت چلی گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ افغانستان سے اس پیش قدمی کا آغاز ہوا تھا۔شام میں روس کی شکست کے بعد مغربی طاقتوں کے لیے تمام راہیں کھل گئی تھیں اور اسرائیل نے غزا میں فلسطینیوں سے عملا" ان کا ملک چھین کر فلسطینی قوم کو تباہ و برباد کر دیا، لبنان سے حماس نے جب فلسطین کی مدد کرنے کی کوشش کی تو شدید بمباری کے بعد حماس کو بھی خاموش کرا دیا۔اسرائیل کے اغواشدگان کی بازیابی کی آڑ میں اسرائیل نے نہ صرف غزا میں کشت وخون کا بازار گرم کیا بلکہ لبنان کے بیروت تک کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنایا اور یمنی حوثی مسلح افواج کو بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑا اس سلسلے کی اگلی کڑی اسرائیل کے ازلی دشمن ایران کو سزا دینے کے لیے ٹھیک اسی طرح جس طرح عراق پر جھوٹا الزام لگایا گیا تھا کہ اس کے پاس زہریلی کیمیائی ہتھیار ہیں، ایران پر یہ جھوٹا الزام لگا کر کہ ایران ایٹمی بم بنانے کے بالکل قریب ہے۔ اسرائیل نے ایران پر حملہ کر کے اس کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ اور اس کے سرکردہ فوجی افسران کو قتل کر دیا ہے۔ گو کے فی الوقت ایران کی جوابی

کاروائیاں جاری ہیں اور ایران اسرائیلی جارحیت کا شکار ہے مگر ساری دنیا سے مغربی طاقتیں اسے ایران کی ایٹمی معاہدے کی خلاف ورزی کا جھوٹا فسانہ بنا کر ایران کو سزا دینے کے درپے ہیں۔اور امریکہ بھی اس جنگ میں کودنے کی تیاری کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایران نے پہلے بھی نام نہاد جوہری طاقت کے پھیلاؤ کو روکنے کے ادارہ کے ساتھ تعاون کیا اور اس کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت اپنے ملک میں یورینیم کی افزائش کی پابندی کو تسلیم کرنے کے باوجود دیگر پابندیوں اور مشکلات سے نبرد آزما رہا۔ اور اسرائیلی حملے کے وقت بھی عمان میں مذاکرات چل رہے تھے۔

لیکن غزا میں اسرائیلی جارحیت اور کشت وخون کا بازار گرم کرنے اور فلسطینیوں پر خوراک کی پابندی لگا کر نہتے عوام کی قتل وغارت گری سے نیتن یاہو کا جو امیج تیزی سے خراب ہو رہا تھا۔حتی کہ تمام مغربی سربراہان نیتن یاہو کے خلاف اپنا بیان داغ رہے تھے اور ایسے میں اسرائیل نے ایران پر ایک جھوٹا الزام لگا کر اور حملہ کر کے ان تمام مغربی سربراہان کو اپنی طرف کر لیا ہے اور نیتن یاہو ایک بار پھر ان سب کا ہیرو بن چکا ہے۔

ایسی سفاکانہ اور تشدد پسند جنگی صورتحال میں ہندوستان چین اور روس بھی کوئی عملی قدم اٹھانے سے گریز کر رہے ہیں بلکہ ہندوستان پر تو یہ الزام عائد ہو رہا ہے کہ وہ درپردہ اسرائیلی جارحیت کی حمایت کر رہا ہے اور را کے ایجنٹ اسرائیلی ایجنٹ کے ساتھ مل کر ایران کو اندرونی طور سے غیر مستحکم کر رہے ہیں۔ روس کو بھی اس جنگ کا کسی نہ کسی طریقے سے فائدہ حاصل ہو رہا ہے کہ مغربی ممالک کی تمام تر توجہ اس وقت مشرق وسطی پر لگی ہے اور ایسے میں یہ روس کے لیے سنہرا موقع ہے کہ وہ یوکرین میں اپنے جنگی اہداف کو مکمل کر سکے۔

اس مغربی جنگی جنون کا حل کچھ بھی نکلے ہار ایران کی ہو یا اسرائیل کی شکست اس کا فائدہ صرف اور صرف جنگی فوجی سامان تیار کرنے والی کمپنیوں کو ہوگا اور اس جنگی ساز وسامان کی ترسیل سے ہونے والی آمدنی کی رقم سے تباہ شدہ انفرا سٹرکچر کی تعمیر نو میں خرچ کرنے کا ڈھونگ رچایا جائے گا۔اقوام متحدہ کی بلو ہیلمٹ والی فوج کی تعیناتی کا بوجھ کمزور ملک پر ڈال دیا جائے گا۔اب تک یہی تماشہ ہوتا آیا ہے۔مگر دنیا کے حالات بھی تیزی سے بدل رہے ہیں اور یہ جنگ امریکی ڈالر کی بقا کی آخری جنگ ہوگی جس کے بعد شاید مغربی معیشت اپنی تباہی کے دہانے پر کھڑی ہوگی۔

Over 140K Followers on social media now shining in print too

ٹورنٹو میں بشارت ریحان کی شاندار دعوت
پاکستانی ثقافت، محبت اور اتحاد کی ایک جھلک

جہانِ امریکا
حمیرا گل تشنہ

کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں پاکستانی کمیونٹی کی جانب سے منعقد ہونے والی تقریبات ہمیشہ سے ہی اپنی رونق، ثقافتی رنگارنگی اور باہمی محبت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ایسی ہی ایک شاندار اور یادگار دعوت کا اہتمام معروف شاعر و سماجی شخصیت "بشارت ریحان" نے کیا، جس میں پاکستان اور امریکہ سے خصوصی طور پر تشریف لائے ہوئے خصوصی مہمانان گرامی، اور مقامی معزز شخصیات نے شرکت کی۔ یہ محفل نہ صرف دوستی اور بھائی چارے کا مظہر تھی، بلکہ اس میں پاکستانی ثقافت، روایات اور مشترکہ اقدار کو بھی اجاگر کیا گیا۔ بشارت ریحان نے اپنی دعوت میں پاکستانی اور کینیڈین ثقافت کے امتزاج کو پیش نظر رکھا۔ تقریب کا مقصد نہ صرف مہمانوں کے ساتھ خوشگوار لمحات گزارنا تھا، بلکہ اس کے ذریعے پاکستانی کمیونٹی کے درمیان روابط کو مزید مضبوط بنانا بھی تھا۔ اس موقع پر خصوصی طور پر پاکستان سے تشریف لائے ہوئے ساکنان شہر قائد کے منتظم اعلی محمود احمد خان نے شرکت کی، جنہوں نے تقریب کو اپنی موجودگی سے مزید معنویت بخشی۔ اور امریکہ سے یہ خاکسار بھی اس کینیڈا میں موجود تھی تو ہمیں بھی دعوت دی گئی۔ دعوت میں دیگر معزز شخصیات میں روشن خیال، سردار خان، طارق راز، قیصر وجدی، سلمان اطہر، بشریٰ سعید، عبدالحئی اور ناظم الدین مقبول جیسے نام شامل تھے، جنہوں نے محفل کو اپنی شرکت سے نوازا۔ یہ تمام افراد اپنے اپنے شعبوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں اور پاکستانی کمیونٹی کی ترقی اور بہبود کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ محمود احمد خان نے کینیڈا میں مقیم پاکستانیوں کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ پاکستانی نسل ہمیشہ سے ہی محنت اور لگن کی پہچان رہی ہے۔ انہوں نے بشارت ریحان کے اس خوبصورت اہتمام پر انہیں مبارکباد پیش کی اور کہا کہ "ایسی تقریبات نہ صرف تعلقات کو مضبوط بناتی ہیں، بلکہ یہ پاکستانی ثقافت کو دنیا بھر میں متعارف کروانے کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔" دعوت کا اہتمام مقامی ہوٹل میں کیا گیا جہاں پاکستانی کھانوں کا ایک وسیع انتخاب پیش کیا گیا، جس میں بریانی، پائے، نہاری، حلیم، کباب، کڑھی، چھولے، اور مختلف قسم کے میٹھے شامل تھے۔ مہمانوں نے کھانوں کی تعریف کی اور اسے پاکستانی ذائقے کا بہترین عکس قرار دیا۔ دعوت کے اختتام پر بشارت ریحان نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کی موجودگی نے اس دعوت کو یادگار بنا دیا۔ آخر میں سب کی تصاویر لے کر اس خوبصورت شام کی یاد کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا گیا۔ بشارت ریحان کی جانب سے ٹورنٹو میں منعقد کی گئی یہ دعوت نہ صرف پاکستانی ثقافت اور روایات کی عکاس تھی، بلکہ اس نے پاکستانی کمیونٹی کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو بھی فروغ دیا۔ اس تقریب نے یہ ثابت کیا کہ پاکستانی دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، وہ اپنی روایات اور تہذیب سے جڑے رہنے والے بے حد مہمان نواز لوگ ہوتے ہیں۔ یہ محفل ایک بار پھر اس بات کی گواہ بنی کہ پاکستانی قوم محبت، یکجہتی اور خوش اسلوبی کی پیکر ہے۔ بشارت ریحان کا یہ اقدام قابل تعریف ہے اور امید کی جاتی ہے کہ مستقبل میں بھی ایسی تقریبات منعقد ہوتی رہیں گی، جو نہ صرف پاکستانیوں کے درمیان روابط کو مضبوط بنائیں گی، بلکہ کینیڈا جیسے ملک میں پاکستانی ثقافت کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کریں گی۔

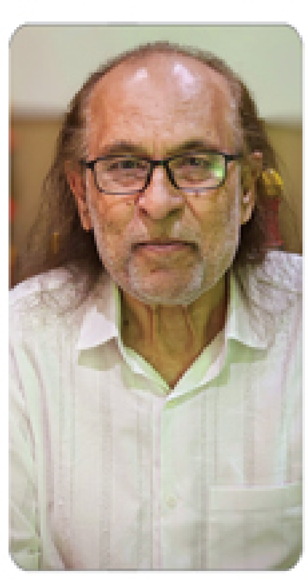

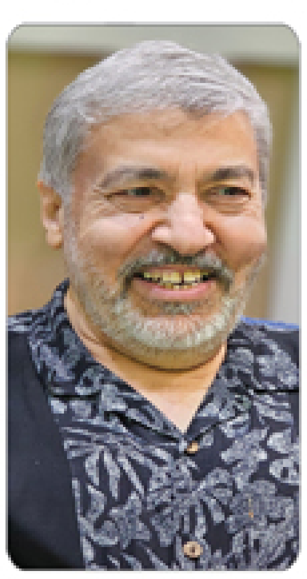
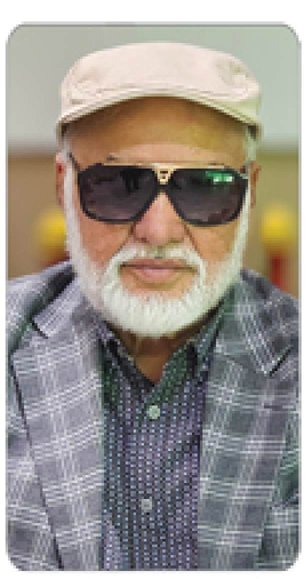

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3